REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ۝

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

جلد ۲۳ — شمارہ ۳۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۹ رمضان ۱۳۹۴ ہجری — ۲۶ تبوک ۱۳۵۳ ہش — ۲۶ ستمبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کا حافظ وناصر ہو اور اس کا فضل ہر طرح اُن سب کے شاملِ حال ہو۔ آمین۔

قادیان ۲۳ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اسی طرح الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

مورخہ ۱۸ تبوک (ستمبر) سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ حسبِ سابق رات مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں نمازِ تراویح اور نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس الحدیث اور نمازِ ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس جاری ہے۔ پہلے پانچ روز الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے سورۃ نساء کے اختتام تک درس دیا۔ آج سے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کا درس شروع ہوا ہے۔ تمام احباب اور خواتین ذوق شوق سے جملہ عبادات میں حصہ لے رہے ہیں اور دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے

میں ذرہ بھر بھی اسلام سے باہر قدم رکھنے کو ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں

ملفوظات حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا:-

"میں ابتداء سے بیان کرتا آیا ہوں کہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ذرہ اِدھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنمی ہے۔ پھر اس عقیدہ کو نہ صرف تقریروں میں بلکہ ساٹھ کے قریب اپنی تصنیفات میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اور دن رات مجھے یہی فکر اور خیال رہتا ہے۔ پھر اگر یہ مخالف خدا تعالیٰ سے ڈرتے تو کیا اُن کا فرض نہ تھا کہ ہمیں بتاتے کہ تمہاری فلاں بات خارج از اسلام ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ یا اس کا تم کیا جواب دیتے ہو؟ مگر نہیں، اس کی ذرا پرواہ نہیں کی۔ سُنا، اور کافر کہہ دیا ـــــ میں نہایت تعجب سے، ان کی اس حرکت کو دیکھتا ہوں، کیونکہ اوّل تو حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط ہو، یہاں بھی ہندو یا عیسائی، مسلمان ہوتے ہیں۔ مگر بتاؤ کہ کیا اس سے یہ اقرار بھی لیتے ہو بجز اس کے کہ اٰمنتُ باللّٰہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والقدر خیرہٖ وشرّہٖ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت...... کیا میں اور میری جماعت اشھد ان لّا الٰہ الّا اللّٰہ واشھد انّ محمّدًا عبدہٗ ورسولہٗ نہیں پڑھتی؟ کیا میں نمازیں نہیں پڑھتا۔ یا میرے مرید نہیں پڑھتے؟ کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے؟ اور کیا ہم ان عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کئے ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے میں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں۔ اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء

ربوہ ۷ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۶ تبوک کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے کلمۂ طیبہ کی نہایت لطیف تشریح بیان کر کے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمیں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و عظمتِ شان کی جو معرفت حاصل ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے ہمارا اور کوئی مطلوب و محبوب اور معبود و مطاع نہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خشیت کے سوا کسی اَور کا ڈر اور خوف ہمارے دِل میں نہ ہو۔ اور ہم عجز و انکسار کے ساتھ غلبۂ اسلام کے لئے بشاشت سے قربانیاں دیتے چلے جائیں۔

حضور نے فرمایا ہمارا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اپنے اندر بہت وسیع اور عمیق معانی رکھتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خلقِ عالمین کا منبع اور سرچشمہ بھی یہی ہے۔ اور بقائے کائنات کا ستون بھی یہی کلمۂ طیبہ ہے اس کے دو اجزاء ہیں پہلا جزء لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور دوسرا جزء ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لغت کی رُو سے ہمیں لا الٰہ الّا اللّٰہ کے چار معانی بتائے ہیں پہلے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا ہمارا اور کوئی مطلوب نہیں ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں اللہ کے سوا ہمارا اَور کوئی محبوب نہیں ہے۔ تیسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ کے سوا ہمارا اور کوئی معبود نہیں ہے، چوتھے معنے یہ ہیں کہ اللہ کے سوا ہمارا اَور کوئی مطاع نہیں ہے۔ یعنی صرف اور صرف اللہ ہی ہمارا مطلوب و محبوب اور معبود و مطاع ہے۔ (باقی صفحہ ۱۶)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۶ ر ستمبر ۱۳۵۳ ہش

پاکستان میں احمدیوں کو "غیر مُسلم" قرار دیئے جانے کے کچھ فکر انگیز نتائج

پاکستان میں احمدیوں کو جو "غیر مسلم" اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ محض ایک حکومت کا فیصلہ ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دُنیا کے طول و عرض میں بس رہے ایک کروڑ احمدیوں کا دِلی عقیدہ بھی اس فیصلہ کے ساتھ ہی بدل گیا ہے۔ جس صورت میں کہ ہر احمدی کا اپنا دعویٰ مسلمان ہونے کا ہے' اور دل سے اسلام پر غیر متزلزل ایمان رکھتا ہے تو کسی مولوی کے فتوے یا کسی حکومت کے فیصلے یا قانون بنا دینے سے کسی بھی احمدی کا دِلی عقیدہ بدل نہیں جاتا۔ اس لئے جو لوگ پاکستانی اسمبلی کے فیصلہ کو سُن کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ احمدی "غیر مسلم" بنا دیئے گئے۔ اور اسے ایک تاریخ ساز فیصلہ اور سُنہری حروف سے لکھا جانے والا کارنامہ قرار دے رہے ہیں، درحقیقت یہ لوگ اپنی ہی عقل کے دیوالیہ پن کا اعلان کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس فیصلے کو تعصب، اندھی مخالفت اور مذہبی جنون کا اظہار تو کہا جا سکتا ہے، لیکن دُنیا کا کوئی بھی خردمند انسان دانشمندی اور بین الاقوامی مسلّمہ اُصولوں پر مبنی فیصلہ قرار دینے کو تیار نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ کسی شخص کا عقیدہ اور مذہب وہ ہوتا ہے جو وہ خود بیان کرے، نہ وہ جو کسی دُوسرے کی طرف سے جبراً اُس پر ٹھونسا جائے۔ یا کسی قانونِ ملکی کے زور سے مشہور کر دیا جائے ۔۔۔!! پاکستان کے علاوہ دُنیا کی اور بھی تو حکومتیں ہیں۔ یہ حکومتیں خواہ مذہب میں یقین رکھتی ہیں یا سرے سے مذہب کی قائل ہی نہیں۔ مگر سب کے یہاں مذہب اور عقیدہ کے بارے میں وہی نقطۂ خیال ہے جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ تو پاکستان کا ہی نرالا فیصلہ ہے جس کی مثال دُنیا کے اور کسی مُلک میں پائی نہیں جاتی ۔۔۔!!

۲ ۔۔۔ یہ خیال اِن لوگوں کے اس خیال کا ہے جو اس فیصلہ کو پاکستان کی طرف سے اِسلام کی بڑی خدمت بتا رہے ہیں حالانکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی خدمت کی بجائے اس فیصلہ کے نتیجہ میں تو اِسلام کو نہایت درجہ بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔ اور دُنیا کی نگاہ میں اسلام کو ایسا تنگ نظر مذہب بنا کر پیش کر دیا گیا ہے جو کسی بھی اختلافی رائے کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں، درآں حالیکہ احمدی اختلافی رائے میں منفرد نہیں بلکہ بزرگانِ سلف کی ایک بڑی جماعت ان کی ہم خیال گزری ہے۔

۳ ۔۔۔ ۷ ر ستمبر کے ترمیمی بل میں جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے بھی نبی ہونے کا دعوےٰ کرنے والے یا کسی کو نبی ماننے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج بتایا گیا ہے وہاں آپؐ کے بعد کسی بھی رُوحانی مُصلح ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا اُسے رُوحانی مصلح تسلیم کرنے والے کو "غیر مُسلم" قرار دے دیا گیا ہے۔ گو یہ فیصلہ 'اسلامی' نہیں بلکہ سیاسی مصلحت بینی کے مطابق صرف اور صرف مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے علماءِ زمانہ کی ذاتی عداوت کا نتیجہ ہے۔ لیکن علماء کی اس ہٹ دھرمی سے غیر شعوری طور پر اُمّتِ مرحومہ کو نہ صرف آئندہ کے لئے رُوحانی مُصلحین سے قطعی محروم و بے نصیب کر دیا گیا ہے۔ (تا علماء کی ریاست اور سیادت محفوظ ہو جائے) بلکہ گزشتہ تیرہ سو سال میں پیدا ہونے والے ہزاروں ہزار بزرگانِ اسلام اور مجددینِ کرام کو بھی بیک جنبشِ قلم احمدیوں کے ساتھ ہی غیر مسلم بنا دیا گیا ہے کیونکہ وہ بھی تو یقینی طور پر رُوحانی "مُصلح" ہی تھے جو اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح و تربیت کے لئے خدائے قدوس کی طرف سے وقتاً بعد وقت بھیجے گئے۔ اب لاہور کے حضرت داتا گنج بخشؒ کے عقیدتمندوں اور دہلی کے حضرت نظام الدین اولیاء یا اجمیر شریف کے خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ وغیرہ بزرگان کے عقیدتمندوں کو پاکستان کے اس فیصلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ اس کی زد سے اُنہیں کیونکر بچا سکتے ہیں؟

۴ ۔۔۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اُمّت کے ہزاروں ہزار افراد جو نسلاً بعد نسلٍ آخری زمانہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کے مبعوث ہونے کی اُمیدیں لگائے اس جہان سے گزر گئے، جب اس برگزیدہ انسان کی بعثت کا وقت آیا اور وہ علامات پُوری ہوتے مشاہدہ بھی کر لی گئیں جو اس کے زمانہ سے تعلق رکھتی تھیں اور ساتھ ہی دُنیا نے یہ بھی دیکھ لیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سوا کوئی دوسرا اس منصب کا دعویدار بھی نہ اُٹھا تو بجائے اس کہ علماءِ زمانہ سنجیدگی اور متانت سے آپؑ کے دعوے پر غور و فکر کرتے اور اپنی غلط فہمی کو دُور کرنے کی کوشش کرتے، آنے والے پر کُفر کا فتویٰ لگا کر خود بھی ایک واضح حقیقت کو قبول کرنے سے محروم رہ گئے، اور اپنی فتنہ انگیزیوں کے ساتھ اپنے زیرِ اثر دُوسرے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی یاس اور ناامیدی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس صورت میں غور طلب بات یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی طرف سے اُمّتِ مرحومہ کو دلائی گئی اُمیدیں کیوں گاؤ خورد ہو گئیں؟ اگر کسی نے مطلق آنا ہی نہیں تھا تو اُنہیں اُمیدیں ہی کیوں دلائی گئی تھیں؟ اور قرآن و حدیث کے اس بیان کو جھٹلانے والے [illegible] ہیں؟

۵ ۔۔۔ احمدیوں کو پاکستان میں "غیر مُسلم" اقلیت قرار دینے کا ایک واضح مطلب ہے عالمی سطح پر مسیحی مشنریوں کی ایک خطرناک سازش کی کامیابی جیسا کہ آج سے ٹھیک تین ماہ قبل اس سازش سے پردہ اٹھاتے ہوئے دہلی کے مؤقر ہفت روزہ "نئی دُنیا" نے صاف لفظوں میں لکھا تھا کہ:۔

"ہم یہاں ایک بہت بڑے راز سے بھی پردہ اُٹھا دینا چاہتے ہیں کہ عیسائی مشنری ان تمام کانٹوں کو اپنی راہ سے دُور کر دینا چاہتے ہیں جن پر ان کا قدم مارنا مشکل ہے .... چونکہ قادیانی (یا بقول خود احمدی) مبلّغ، یورپ اور افریقہ میں عیسائیت کا زور توڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور مشنری اُن کے مقابلہ میں عاجز آ چکے ہیں اس لئے ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کی خانہ جنگی میں ان کا بہت ہاتھ ہے۔ عیسائی مشنری چاہتے ہیں کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں قادیانی فرقہ کو اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ اُن میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی سکت ہی باقی نہ رہے۔ عیسائی مشنری اپنے سرمایہ کے زور سے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اُن کے پیچھے سازش کی بارُود بچھانے والا کون ہے؟ ہمارا غالب گمان ہے کہ پاکستان کی خانہ جنگی میں عیسائیوں کی بڑی گہری سازش کام کر رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مکّہ مکرمہ کی رابطۂ عالمِ اسلامی میں بھی اُن کی سازشوں کی بُو باس پہنچ گئی ہو اور مرکزِ اسلام کو اس فتنے کے لئے آلۂ کار بنایا ہو۔ اور مُسلم زعماء اس کا ادراک نہ کر سکے ہوں۔"

(نئی دنیا دہلی ۴ تا ۲۶ ؍)

بلاشُبہ یہ ایک خطرناک سازش تھی جو اس حد تک تو کامیاب بھی ہو گئی کہ پاکستان میں احمدیوں کے بارے میں ایک نادرِ روزگار فیصلہ ہُوا۔ لیکن سازش کے خطرناک پہلو کے علی الرغم ہم احمدیوں کا پختہ یقین اور ایمان ہے کہ ایسی سازشوں سے اِسلام کو چنداں نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ کاسرِ صلیب کے ماننے والے اور آپؑ کے دلائل سے لیس احمدی صرف خطۂ پاکستان میں آباد نہیں کہ اُن کو قانونی جکڑ بندیوں سے بے دست و پا کر کے مشنریوں کے لئے راہ ہموار کر دی جائے۔ احمدیت اب بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ کسی ایک مُلک میں مشنریوں کی سازش کی کامیابی سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کے نفاذ میں روک پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر پاکستانی مبلّغین اور پاکستانی احمدی بھائی مشنریوں کے مقابلہ کے لئے نہ جا سکے تو نہ سہی باقی دُنیا کے احمدی اس کام کو خدا کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ سرانجام دیں گے۔ مسیحیت اپنی موت مرے گی کیونکہ خدا کی تقدیر اب یہی ہے کہ اِسلام سربلند ہو اور مسیحیت کی صف لپیٹ دی جائے۔ بے شک یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ وہ اس "تاریخ ساز" وقت میں نہ صرف یہ کہ اِسلام کی اِس نمایاں خدمت سے محروم رہا۔ بلکہ معاندینِ اسلام کی گہری سازش کا شکار ہو کر اُس جماعت کے درپے آزار ہو گیا جو عرصہ ۸۰ سال سے مسیحیت کا کامیاب تعاقب کر کے پے در پے شکست دیتی چلی آ رہی ہے۔ آہ! اسلام کا یہ نادان دوست اپنے خطرناک دشمن کو بھی پہچان نہ سکا ۔۔۔!!

۶ ۔۔۔ اس بات کا اب ایک اور لازمی نتیجہ عنقریب خود سرزمینِ پاکستان میں ظاہر ہوگا جس کی تفصیل کچھ اِس طرح نظر آتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسیحیت کو تبلیغ کی تو اجازت ہو گی مگر جس جماعت نے ساری دنیا میں مسیحی منادوں کو دلائل کے زور سے لاجواب کر دیا اور ان کی مقبولیت کو ختم کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی (یعنی جماعتِ احمدیہ) اس کی تبلیغ اس مُلک میں نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ علماء حضرات، وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ کو تو سُننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ وہ بھی عیسائیوں کی طرح حیاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں۔ اس طرح حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو پاکستان میں فروغ دینے کا مطلب ہو امسیحی مشنریوں کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا اور آج سے ۸۰ سال پہلے کی حالت کو واپس لانا۔ جبکہ اس طویل مدت کی زبردست جدّ و جہد کے نتیجہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کو مسیحیت کے چنگل سے چھڑایا مگر اب علماء حضرات اپنی نادانی سے مسلمانوں کی ذرّیت کو از خود مسیحی منادوں کی جھولی میں ڈال دیں گے۔ اور یہی وہ سازش تھی جس کے لئے یہ سارے پاپڑ بیلے گئے۔ اور آج ان لوگوں کی یہ سازش کامیاب ہو گئی۔ اب پاکستانی مُسلمانوں کو اس کے لازمی نتائج بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا ۔۔۔!!

(ویسے ہمارا ایمان ہے کہ قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے، خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا کوئی کرشمہ ضرور دکھائے گا)

۷ ۔۔۔ جس طریق پر اس وقت تمام اِسلامی فرقے جماعتِ احمدیہ کی مخالفت بلکہ اس پر کُفر کے فتوے لگانے اور اُسے دائرۂ اسلام سے خارج بنانے میں پُورے طور پر متحد و متفق ہو گئے ہیں اور اپنے اس اتحاد کو فخریہ پیش بھی کرتے ہیں، اُن کے اس اتحاد و اتفاق نے ترمذی شریف میں وارد اس حدیث کو سمجھنا آسان کر دیا جس میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل تو بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ میری اُمّت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے سب آگ میں جائیں گے، صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔"

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

بعثتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد یہ ہے کہ دُنیا میں حقیقی توحید اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے

حُجّتِ اسلام کو دُنیا پر پُوری کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اِس کیلئے ضروری ہے کہ

ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں۔ نُصرتِ الٰہی پر یقین رکھیں اور دُعاء کو اُس کے کمال تک پہنچا دیں،

مَیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہتا ہُوں کہ وہ سوز و گداز اور دلی تڑپ کے ساتھ دُعاؤں کی طرف بہت متوجّہ ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ر اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مُبارک ربوہ

حضور نے تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ اور پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور و رحیم ہے۔ اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی راہ ہی میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دِل میں جوش ڈالا ہے۔ اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا۔ اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجّتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پُوری کر۔ اور اس عاجز اور اس کے تمام محبّوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے ظلِّ حمایت میں رکھ کر دین و دُنیا میں آپ اُن کا متکفّل بن۔ اور سب کو دار الرضا میں پہنچا اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین ثم آمین۔"

(الحکم $\frac{۶}{۱۳}$ اگست ۱۸۹۸ء انعاماتِ خداوند کریم صفحہ ۱۴۱ بحوالہ الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں

"اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے۔ اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے۔ اور زمین تیرے راستباز اور موحّد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہُوا ہے۔ اور تیرے رسولِ کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دُنیا میں دکھا اور میری دُعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر آمین ثم آمین!"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

ان اقتباسات میں جو ابھی میں نے پڑھ کر سُنائے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

آپؑ کی بعثت کی غرض

یہ ہے کہ اسلام کی حُجّت تمام مخالفینِ اسلام پر پُوری ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اسلام کے حُسن اور خوبیوں کو جاننے اور پہچاننے لگیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی توحید انسانوں کے دِل میں پیدا ہو جائے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظمت اور آپؐ کے حُسن و احسان کے جلوے بنی نوع کے دِل کو منوّر کریں۔ اور پھر آپؑ نے اپنے متبعین کے لئے دُعا فرمائی ہے۔ جو اس کام میں آپؑ کے مددگار اور معاون بنیں۔

حجّتِ اسلام بنی نوعِ انسان پر پُوری کرنا آسان کام نہیں ہے۔ دُنیا اسلام کے حُسن اور اسلام کے احسان سے واقف نہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پہچانتے ہی نہیں۔ یا اس کی معرفت ہی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالےٰ کے منکر ہیں۔ یا اس کو بے بس اور کمزور سمجھتے ہیں۔ اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی

سے انہیں پیار نہیں۔ دُنیا اللہ اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہے۔ ہزار بدظنیاں ہیں۔ ہزار جہالتیں ہیں۔ جو غلط خیالات اور غلط تصوّرات دِل میں جمائی ہیں۔ تعصّبات ہیں، یہ احساس ہے کہ انہیں سُننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو کمزور کرنے اور اس کے حُسن کو چھپانے کے لئے بیشمار منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی طاقتیں اسلام کے مقابلہ پر اکھٹی ہو گئی ہیں۔ ہمارے دِل میں بنی نوع کی محبت ہے۔ اس لئے ان کو جہنّم کی آگ سے بچانا بڑا اہم اور بڑا ضروری ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم آپؑ کی بعثت کی غرض کو پُورا کرنے کے لئے

اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قُربان

کرنے والے ہوں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبردار کیا ہے کہ ہم عاجز اور کمزور ہیں۔ ہمیں اپنی ذات پر یا اپنی طاقتوں پر یا اپنے علم پر یا اپنی فراست پر یا اپنے جتھے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ظاہری لحاظ سے دنیا کی دولت کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ اور دُنیا کی تدبیروں کے مقابلہ میں ہماری تدبیر نہایت ہی عاجز اور کمزور ہے۔ اور جہاں تک ہماری ذات اور ہمارے نفس کا تعلق ہے ہمیں اِس احساس کو اپنے دِلوں میں زندہ اور قائم رکھنا چاہیئے کہ ہم لاشئے محض ہیں۔ اور انتہائی طور پر عاجز ہیں۔ اگر وہ ذمّہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے اس کا کروڑواں حصّہ بھی ہم پر ذمّہ داری ہوتی تب بھی ممکن نہیں تھا کہ ہم اِس ذمہ داری کو اپنی طاقت سے نبھا سکتے۔ لیکن یہاں تو اس سے کہیں زیادہ، ہم پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

یہ کوئی سہل اور آسان کام نہیں

کہ تمام بنی نوعِ انسان کے دلوں کو خُدا اور اس کے رسولؐ کی محبت سے بھر دیا جائے۔ اور اس طرح پر اسلام کی حجّت کو ان پر پُورا کر دیا جائے۔

تیسری بات جو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی ہے یہ ہے، جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ

اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک

اور سرچشمہ ہے۔ اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمزور تو ہیں ہم، لیکن ہمارا زندہ تعلق اپنے ربّ کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دُعاء کی ضرورت ہے۔ ہم دُعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو دُعا نہیں کرتا وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دُور رہتا ہے۔ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا، اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دُعا حقیقی ہونی چاہیئے۔ دُعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ لیکن دُعا ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

دُعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث

کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ (سورہ فرقان آخری رکوع) کہ جب تک تم دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور جب اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ تو تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مختصر سی دُعا میں ہم پر یہ واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ

حُجّتِ اسلام ساری دُنیا پر

پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے ربّ کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جُوتی کا تسمہ ہو یا تمام دُنیا میں حجتِ اسلام کو پورا کرنا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقا اور اپنی جدّوجہد میں کامیابی اور منثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے۔ اس لئے آج مَیں پھر

اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ وہ دُعاؤں کی طرف بہت متوجّہ ہوں۔ اور عاجزانہ طور پر اور عاجزی کے اس احساس کو شدت کے ساتھ اپنے دل میں پیدا کر کے اور سوز و گداز کے ساتھ اور ایک تڑپ کے ساتھ محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کی آگ کے شعلوں میں داخل ہو کر وہ اپنے ربّ کے حضور پہنچنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے پانی سے اس تپشِ محبت کو ٹھنڈا کرے اور سُرورِ محبت عطا فرما دے۔ ہمارے دلوں، دماغوں اور رُوح میں سرور پیدا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اور جس کی ذمہ داری آج ہمارے کندھوں پر ہے ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔ دُنیا ہمیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ ہم سے مخالفت سے پیش آتی ہے۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہمیں جس چیز کی پرواہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کو پائیں۔

دُنیا ہمیں پہچانتی نہیں

اور چونکہ وہ ہمیں پہچانتی نہیں اس لئے ہزار قسم کے جھوٹ ہمارے خلاف بولے جا رہے ہیں۔ ہر شخص اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف زبان دراز کرے۔ اور ہمارے خلاف جتنا چاہے جھوٹ بولے۔ اور دُنیا کی سب طاقتیں ہمارے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور اکٹھی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ اسلام غالب نہ ہو۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ اسلام غالب ہو۔ یہ عیسائی اور یہ مشرک اور یہ دہریہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کہ اسلام کو مغلوب کر دیں اور مغلوب رکھیں۔ اسلام ان پر ضرور غالب آئے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے۔ لیکن زمین پر اُس نے ہم پر یہ ذمہ داری عاید کی ہے کہ ہم

دُعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا کر

خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگیوں میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہم تو صرف اس حد تک کر سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذرائع اور اسباب عطا کئے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ لیکن

دُعا بھی ایک تدبیر ہے

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ اس کے حضور جب عاجزانہ جُھکے تو گریہ و زاری اور سوز و گداز کو انتہا تک پہنچا کر ایک ایسی آگ اپنے گرد جلا دے اور اس آگ کو اتنا تیز کر دے کہ اس کا نفس باقی نہ رہے۔ اور اپنے اُوپر ایک موت وارد کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پانے والا ہو۔ اور یہ نئی زندگی پانے کے بعد اسے اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے۔ پس

دُعاؤں کی طرف بہت ہی توجّہ دیں

اور ہماری حقیقی دُعا یہی ہے کہ اے خدایا! جیسا کہ تُو نے چاہا ہے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مدد اور نصرت کے ساتھ حُجّتِ اسلام ساری دنیا پر پُوری کرنے والے ہوں اور اسلام کا حسین چہرہ ہمارے وجُودوں، ہمارے افعال و اقوال سے نظر آجائے۔ وہ حقیقی توحید کی معرفت حاصل کریں اور سچا عشق اور محبت تیرے ساتھ پیدا ہو جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

گو، آپؐ کے جلال کو، اور آپؐ کی صداقت کو اور آپؐ کے حسن و احسان کو پہچاننے لگیں۔ اور اس پہچان اور معرفت کے نتیجہ میں ان کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ہو جائیں۔

دُعا ہماری زندگی کا، ہماری جدوجہد کا اور ہماری کوشش کا سہارا ہے۔ دُعا کو اپنے کمال تک پہنچاؤ۔ اپنے ربّ پر پورا بھروسہ رکھو۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں ہے۔ اگر اس کی رضا کو پالو گے، اگر اس کی خوشنودی اور محبت کو حاصل کر لو گے تو دنیا جو چاہے کرلے۔ دُنیا کی آج کی طاقت اور کل کی طاقت مل کر بھی تمہیں غلبۂ اسلام سے روک نہیں سکتی۔ اور تمہیں ناکام نہیں رکھ سکتی۔ اپنی انتہائی قربانیاں اپنی انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کرو۔ اور دعائیں کرو کہ وہ انہیں قبول کرے۔ اور اپنی مدد و نصرت کا وارث بنائے۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پُوری ہو۔

(اللّٰھم اٰمین)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دُعاؤں اور عبادات کا ایک خاص رُوحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ کی دُعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ و آلِ محمّدٍ) اور اسی طرح استغفار (یعنی استغفر اللّٰہ ربی من کلّ ذنبٍ و اتوب الیہ) کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تحریفِ قرآن کا بے بنیاد بہتان

اور اس کا مدلّل جواب

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

اللہ تعالیٰ نے ... سے جماعت احمدیہ کو حق و صداقت کے محکم دلائل و براہین پر کھڑا کر رکھا ہے۔ معاندین اس تک رسائی نہ پاکر اور ہر قسم کی عقلیہ نقلیہ اور روحانی کے میدان میں بار بار شکست فاش پاکر طرح طرح کی بہتان طرازیوں و الزام تراشیوں کے ذریعہ سے دنیا کو ہمارے خلاف بھڑکانے اور نفرت دلانے کی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان میں سے ایک بہتان تحریف قرآن کا بھی ہے چنانچہ روزنامہ "دعوت" دہلی سہ روزہ ایڈیشن ۵ ستمبر ۱۹۷۳ء کے صفحہ ۳ و ۴ پر مولانا محمد شفیع صاحب جوش نے "حق و باطل" اور "قادیانیوں کی تحریف قرآن کے نمونے" کے دوہرے عنوان کے تحت حقائق کو نظر انداز کرکے سراسر بہتان تراشی سے کام لیتے ہوئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعض کتب سے بزعم خود تحریف قرآن کے بعض نمونے پیش کرکے لوگوں کو بھڑکانے اور احمدیت سے بدظن کرنے کی مبنی بر خیانت ناکام کوشش کی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ

(۱) انہوں نے اپنی ذاتی تحقیق اور مطالعہ کتب سے یہ ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

(۲) نیز علماء اسلام نے قادیانیوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صحیح اور درست حوالجات سے لکھا ہے۔

(۳) بعض آیات ان کی ایسی ہیں جن میں لفظی تحریف کی گئی تھی۔ اور اس کے معنے بھی بدل کر مرزا صاحب کے موقف کی تائید کرانے والے بنا دیئے گئے تھے

(۴) "میں سوچتا کہ اتنی فاش غلطی آجتک علماء اسلام کی نظر سے کیوں نہ گذری۔"

(۵) بعد والے ایڈیشنوں میں غلطی کا اعادہ اس بات کا ظاہر ثبوت ہے کہ جان بوجھ کر آیات میں تحریف کی گئی ہے۔

(۶) "میں نے نئے سرے سے مطالعہ کتب کیا۔ تو دس آیات قرآن مجید کی مجھے ملی گئیں جنکی مختلف کتابوں میں تکرار کرکے لکھا گیا ہے۔ مگر ایک ہی تبدیلی اور تحریف کے ساتھ۔"

(۷) "الہام کے نام پر جو آیات قرآنی کی تحریف ... دونوں کی ہے وہ الگ بات ہے۔"

اس قسم کے اظہار خیال کے بعد مضمون نگار نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کا موازنہ کرکے مکمل سات آیات کے بارہ میں مبینہ تحریف ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم مضمون نگار کی پیش کردہ آیات کے متعلق کچھ عرض کریں۔ ہم ان مذکورہ امور کے بارے میں صحیح صورت حال قارئین کرام کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

(۱) ہم اس امر کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ مولانا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ کسی کی نقل نہیں بلکہ ذاتی تحقیق کی بنا پر لکھا ہے۔ لیکن انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ جادۂ اعتدال سے ہٹ کر لکھا ہے۔ بلکہ بعض جگہ صریح خیانت سے کام لیا ہے۔ اس طرح سے پہلے مضمون نگار نے حضرت اقدس کی تحریرات میں خود کتر و بیونت کیا۔ اور پھر اس کو بنیاد بناکر الزام عائد کر دیا۔ اسکی حقیقت ہم اس کے موقع پر ظاہر کرینگے۔

(۲) اس کے دوسرے نمبر پر مضمون نگار کی یہ بات بھی غلط ثابت ہوگئی کہ خود مضمون نگار نے یا دوسرے مخالف علماء نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے سب صحیح اقتباسات حوالجات دے کر جرح کی ہے۔

(۳) سوم یہ کہ مضمون نگار اپنی اس کاروائی میں پہلا شخص نہیں ہے جس نے ایسی بددیانتی کی ہے۔ بلکہ اس سے پہلے دیگر علماء بھی حضرت اقدس کی تحریرات میں کتر و بیونت و تبدیلی و تحریف لفظی و معنوی کے مرتکب ہوتے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر الیاس برنی کی مایہ ناز کتاب "قادیانی مذہب" کے جواب میں جماعت احمدیہ کے علماء نے ان کی سب قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔

(۴) یہ جو دعوت کے مضمون نگار نے بڑے فخر اور ناز سے کہا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کی اتنی بڑی فاش غلطی پکڑی ہے جس کا علم علماء اسلام کو آجتک نہ ہو سکا مگر یہ مضمون نگار کی اپنی لاعلمی ہے کیونکہ اس سے قبل بھی معاندین احمدیت یہ سوال اٹھا چکے ہوئے ہیں۔ اور ان کو متعدد بار مدلل و مسکت جواب بھی دیئے جا چکے ہیں (جیسا کہ حال ہی میں "شبستان" کے اکتوبر ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں مولوی محمد اسماعیل صاحب سونگڑوی نے اپنے مضمون میں صفحہ ۱۲۲ و صفحہ ۱۲۳ پر انہی اعتراضات کا اعادہ کیا ہے)

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ پر تحریف قرآن کے الزام کو علماء حضرات کی طرف سے بار بار دہرانے پر اس کا جواب حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں دیا گیا ہے۔

جن اعتراضات کا دعوت کے مضمون نگار نے ذکر کیا ہے وہی اعتراض اب مولوی سونگڑوی صاحب نے "شبستان" میں دہرایا ہے۔ اس لئے ہم دونوں معترضین کے اعتراض کا جواب یکجائی طور پر دے رہے ہیں: "شبستان" میں مولوی سونگڑوی صاحب نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے پہلے ایڈیشنوں میں تو ان آیات میں غلطی ہوگئی۔ مگر بعد کے ایڈیشنوں میں اس کی تصحیح کیوں نہ کر دی گئی۔ اس کا جواب بھی حضرت خلیفہ ثانیؓ کے اپنے الفاظ میں شبستان میں آچکا ہے۔

حضورؓ نے فرمایا ہے:

"رہا یہ سوال کہ بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گذر چکا ہے پھر آج تک تصحیح کیوں نہیں کی گئی تو اس کا جواب یہ، ورں کا کہ ادنیٰ لعب ... کی صحت ... ہی نقد منا کیا کہ یہ آیات ... کی کتب میں اسی طرح ... آئی ... احمدی علماء ... طرح ... لیں، کہ مرزا صاحب کی کتب کی تحریف ... پاک ہیں اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ہونا ... بلکہ ... تاج ہی ... جاتی ہیں۔"

(الفضل ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء)

باقی اس پر یہ جو کہا گیا ہے کہ "قرآن کی تحریف قابل برداشت ہے۔ اور مرزا غلام احمد کی تحریف کردہ آیات کی تصحیح ناقابل برداشت ہے" یہ بات اصلاً درست نہیں کیونکہ جس چیز کو تحریف کہا جا رہا ہے وہ تو تحریف ہے ہی نہیں اسے تحریف کہنا محض بہتان تراشی ہے۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر مدلل طور پر ثابت کریں گے۔

(۶) حضرت اقدس کی ۸۴ کتب میں سے صرف چند ایک آیات کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ مختلف کتب میں تکرار کے ساتھ ایک ہی تبدیلی و تحریف کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل جس امر کو آیت میں تبدیلی و تحریف قرار دیا گیا ہے وہ تحریف آیت نہیں بلکہ صورت حال کچھ اور ہے۔

مخالفین کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت اقدس کی طرف سے قرآن کریم کے اندر کسی قسم کی تبدیلی یا تحریف نہیں کی گئی۔ اگر تحریف کرنا مقصود ہوتا تو اصلی قرآن کریم میں کی جاتی مگر جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم میں تو کوئی مخالف بھی تحریف و تبدیلی کی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکے گا۔ علاوہ ازیں اگر ان کتب و تحریرات میں کوئی تحریف مقصود ہوتی۔ تو ترجمہ و معانی میں بھی بلا دلیل تبدیلی کرکے آیات کا مفہوم بگاڑا جاتا۔ اور اسے اپنے مطلب و منشاء کے مطابق ڈھالا جاتا۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ جہاں جہاں ترجمہ یا مفہوم میں دوسروں سے اختلاف ہوا ہے وہاں اسے دلائل سے درست کیا گیا ہے۔ مثلاً وفات مسیح کو تحریف قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ حضورؑ نے اسے قرآن کریم کی ۳۰ آیات اور احادیث و اقوال تاریخ سے چیلنج دے کر ثابت کر دیا ہے۔ "فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي" میں قبض روح و وفات کا ذکر کھا، اور قرآن یا حدیث میں مسیح کے لئے آسمان کا لفظ دکھانے والے کیلئے ۲۰ ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا ہے۔

پیش کردہ آیات کے بارہ میں صحیح پوزیشن

ان ابتدائی اور اصولی چند باتوں کے بعد اب میں ان آیات کو لیتا ہوں جنہیں پیش کرکے ہمارے مخالفین لوگوں کو بھڑکانے کیلئے تحریف قرآنی قرار دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تالیف و تصنیف کے کام سے ادنیٰ سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس امر کو بخوبی جانتا ہے کہ تحریر و کتابت میں باوجود انتہائی احتیاط و نگرانی کے غلطیاں رہ جانا عام معمول ہے۔ ایسی غلطیاں سہو کتابت سے ہو جاتی ہیں اور باوجود نظر ثانی کے دور نہیں ہوتیں۔ آجکل جبکہ ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں عموماً نظر آتا ہے

کی کتابت و طباعت میں کچھ نہ کچھ غلطیاں رہ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں کوئی انسان ان غلطیوں سے نہ تو پاک ہے اور نہ کوئی ان کو تحریف قرآن قرار دیتا ہے۔ یہ تو قرآن کریم کا حال ہے عام کتب و تحریرات میں بھی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اور باوجود کوشش کے انکا وجود باقی رہتا ہے۔ اور یہی سمجھا جاتا ہے کہ سہو یا کتابت کی غلطی کا نتیجہ ہیں۔ سرعت تحریر اور سبقت قلم یا کتابت میں غفلت کی وجہ سے ایسا ہونا ممکن ہے۔ کوئی شخص ان غلطیوں کو بدنیتی پر محمول نہیں کرتا۔ اور نہ یہ کہتا ہے کہ ایسی غلطیاں عمداً اور جان بوجھ کر کی گئی ہیں۔ کیا ایسی غلطیوں کو جو حضور کی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ تحریف قرآن کا نام دیا جاسکتا ہے۔ یا انکو تحریف قرآن قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ورنہ قرآن کریم کے نسخوں اور علماء امت کی کتب میں ایسی اغلاط کی وجہ سے انکو تحریف قرآن کا ملزم گردانا ہوگا۔

رہا یہ اعتراض کہ الہام کے نام پر آیات قرآنی کی تحریف و توہین کی گئی ہے۔ یہ بات بھی قطعاً غلط اور خلاف واقعہ ہے کیونکہ حضرت اقدس کے الہامات میں سے بعض الہامات اگر قرآن کریم کی آیات سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یا ان کے بعض ٹکڑے ایسے ہیں جن کے الفاظ بعینہ قرآن کریم کے الفاظ ہیں تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ قرآن کریم کی آیت میں تحریف کی گئی ہے۔ کیا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ آیت کے الفاظ نئے سرے سے اپنے کسی بندے پر بطور الہام نازل کرے۔ یہی وہ کج فہمی ہے جس نے یہود و نصاریٰ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ قرآن کریم پہلے صحف انبیاء اور بائیبل کا سرقہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے از سر نو تازہ الہام سے وہ باتیں اپنے نبی صلعم پر نازل فرمائیں

بہر حال حضرت اقدس کی کتب میں بعض آیات کی کتابت کی اغلاط کوئی پریشان کن امر نہیں کتابت کی غلطیوں کو تحریف قرار دینا سوائے کج بحثی و کٹ حجتی کے اور کچھ نہیں۔ قابل اعتراض بات تب ہوتی۔ جب کہ مضمون بگاڑ دیا جاتا یا جہاں سہو یا کتابت کی غلطی ہوئی ہے اسے تسلیم نہ کیا جاتا۔ مضمون نگار نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ احمدیوں کو وہ اغلاط دکھانے کو تیار ہیں۔ مگر تو بہ شرط ہے۔ لیکن وہ گھر سے تو نکلے ہیں حضرت مرزا صاحب کی تحریف و خیانت دکھانے کے لئے مگر خود حضور کی تحریر کے متعلق تحریف و خیانت اختیار کرکے مجرم بن گئے ہیں اب ہم دیکھیں گے کہ وہ اپنی خیانت معلوم کرکے اس کا برملا اقرار و اعتراف اور حضور کے مسند صادق پر توبہ کرتے ہیں یا اپنے آپ کو ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کی مثل کا مصداق ثابت کرتے ہیں۔

اس جگہ ہم یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور کی تحریرات میں بعض آیات کے الفاظ میں جو اختلافات نظر آتے ہیں اس کی ایک وجہ تو سہو یا کتابت کی غلطی ہے اور جس کا سبب الفاظ یا معانی کا تشابہ ہے اور بعض جگہ آیت کے ساتھ ملتے جلتے الفاظ کو غلطی سے معترضین نے آیت قرار دے لیا ہے۔ اور بعض جگہ خود اپنے پاس سے بناوٹی تحریف پیدا کرلی ہے حقیقۃً حضور کی طرف سے عمداً کوئی اختلاف پیدا نہیں کیا گیا۔ مگر دھوکہ دینے کی غرض سے خود معترض نے ایسی پیدا کرلی ہے۔ اور اسے ایک بڑا پہاڑ بنا کر پیش کیا ہے۔

اب ہم مولانا صاحب کی پیش کردہ آیات اور انہیں مزعومہ تحریف کا جائزہ لیتے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہمارے دیئے گئے آیات سُوَر کے نمبروں میں ایک نمبر کا فرق ہے کیونکہ ہم "بسم اللہ الرحمان الرحیم" والی آیت کو بخلاف برادران اسلام سورۃ کا حصہ سمجھ کر اس میں شمار کرتے ہیں۔ دوسرے ہمارے پاس جو ایڈیشن کتب کے ہیں ان میں سے مولانا صاحب والی کتب کے سوا ہیں اس لئے بعض میں صفحات کا فرق ہے۔

(۱) مولانا صاحب نے "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۱۳۰ سے سورۃ توبہ (۹: ۶۳) کی آیت میں فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ کی بجائے یدخلہ نارًا کی تبدیلی پیش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ تبدیلی مضمون کے تشابہ کی وجہ سے سہواً ہوئی ہے۔ حضور کو ان الفاظ کے بدلنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مضمون اپنی جگہ قائم ہے اسے تحریف بتانا کم عقلی کی دلیل ہے۔

(۲) مولانا صاحب نے "جنگ مقدس" صفحہ ۱۷ سے سورۃ توبہ (۹: ۴۱) کی آیت میں جاھدوا کی بجائے ان یجاھدوا اور کُم ضمیر کی بجائے ھم ضمیر اور فی سبیل اللہ کے الفاظ میں تقدیم وتاخیر کی تبدیلی پیش کی ہے مگر ترجمہ یا آیت کے معنی میں کیا فرق پڑا اور حضرت مرزا صاحب کو اس سے کونسا فائدہ پہنچا کہ اسے عمداً تحریف قرار دیا جائے۔ یہ در بطن شاعر والا معاملہ ہے

(۳) ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹ اور آئینہ کمالات صفحہ ۲۵۲ سے سورہ حج ۲۲: ۵۳ کی آیت میں سے لفظ قبلک رہ جانا پیش کیا گیا ہے۔ مولانا صاحب کے نزدیک ایسا کئے بغیر آپکی نبوت کا ٹھکانہ نہ بنتا تھا۔ حالانکہ حضرت اقدس نے ایسی آیات سے اپنی نبوت کے لئے کوئی استدلال نہیں فرمایا۔ مگر مولانا صاحب زبردستی بات کو اس طرف لے جانے کے لئے زور مار رہے ہیں اور وہ بھی بلا دلیل۔

(۴) مولانا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۰۶-۳۰۷ سے سورت الحجر (۱۵: ۸۸) کی آیت میں لفظ ولقد کی بجائے اِنَّا اور بعض حرکات کا غلط اندراج دکھایا ہے حالانکہ لفظ کی تبدیلی سہواً معنوی اشتباہ کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ دونوں کے معنے تحقیق کے ہیں۔ اور حرکات کی تبدیلی کتابت کی وجہ سے ہے۔ مولانا صاحب نے اس تبدیلی کا کوئی مقصد ظاہر نہیں فرمایا۔ اور فرما بھی کیا سکتے تھے۔

(۵) مولانا صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۹ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵۲ سے کل من "(علیہا فان) کی بجائے کل شیئ دکھا کر اسے تحریف قرار دیا ہے۔ اور اس کا حوالہ مولانا صاحب نے اپنی طرف سے سورۃ الرحمٰن کا بتایا ہے حالانکہ حضرت اقدس نے مضمون ختم کرنے کے بعد کل شیئ فانٍ الخ لکھا ہے۔ اور اس کے نیچے کسی آیت کا نمبر نہیں دیا۔ ظاہر ہے کہ حضور نے کوئی آیت نقل نہیں فرمائی کہ اسے تحریف قرار دیا جائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آیت کا مفہوم مَن کی وجہ مخصوص تھا۔ جس کا تعلق فنا ہونے والے ذی روح وجودوں سے ہے۔ اور حضور اس سے وسیع تر مفہوم رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے لفظ من نہیں بلکہ لفظ شیئ کے ساتھ بطور تبرک قرآنی الفاظ لاکر اپنا مدعا بیان فرمایا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات کے سوا ذی روح نہیں بلکہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور یہ وسیع تر مضمون کل شیئ ھالك الا وجهه والا ہے مولانا صاحب اس طرح قرآنی الفاظ کا بطور تبرک استعمال کرنا گناہ تصور فرماتے ہیں۔

(۶) مولانا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۷ سے سورت انفال (۸: ۳۰) والی آیت میں یغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم کی بجائے یجعل لکم نورًا تمشون بہ لکھا دکھایا ہے۔ مگر مولانا صاحب نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی کہ حضرت اقدس کو اس آیت میں خدائی مغفرت اور فضل عظیم کی بجائے۔ نور الٰہی کا مضمون رکھنے سے کونسا مقصد حاصل ہوا۔ ظاہر ہے قرآن متشابہات سے بھرا پڑا ہے اور حفاظ اور قراء رات دن قرآن کریم بولتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی متشابہات کی وجہ سے سہواً غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ غلطی بھی متشابہات میں سے ہے۔ اس تبدیلی سے بھی حضور کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا کہ اسے خواہ مخواہ اچھالا جائے۔ اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈال کر آپ سے متنفر کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہاں انکی ایسی باتوں سے سلف صالحین کی وہ پیشگوئیاں یقیناً پوری ہو رہی ہیں۔ جن میں بتایا گیا تھا کہ امام مہدی کے وقت کے مخالف علماء اسے دین کا بگاڑنے والا قرار دے کر کفر کے فتوے لگائیں گے۔

(۷) مولانا صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۲۶۰ میں سورۃ الانبیاء (۲۱: ۲۵) والی آیت کے پچھلے حصہ کی بجائے ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنّٰی القی الشیطٰن فی اُمنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللہ اٰیاتہ اپنے پاس سے داخل کر لیا ہے حالانکہ محدث کا لفظ سارے قرآن میں کہیں نہیں۔ گویا مولانا صاحب کے نزدیک اتنی لمبی عبارت کا آیت میں اضافہ یقیناً خطرناک تحریف و خیانت ہے جو حضرت مرزا صاحب کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ لیکن قارئین کرام یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ حضرت اقدس نے نہیں خود مولانا نے حضرت اقدس کی عبارت نقل کرنے میں خیانت اور جھوٹ اور فریب سے کام لے کر دنیا کو صریح دھوکہ دینے کی خطرناک سازش کی ہے حضرت اقدس نے اس آیت میں اپنے پاس سے کچھ نہیں ڈالا بلکہ مذکورہ ساری عبارت حضرت اقدس نے اس قرآنی آیت کی دوسری قرأت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بحوالہ نقل فرمائی ہے۔ مولانا صاحب نے اس اقتباس و نقل روایت کا ذکر نہیں کیا اور اسے پردۂ اخفاء میں رکھ کر مغالطہ دہی کی کوشش کی ہے۔ اور اسے حضور کی عمداً بناوٹ و تحریف قرار دیا ہے۔ اور اسے حضور کا اپنے آپ کو محدث و ملہم من اللہ ثابت کرنے کیلئے ڈھونگ بتایا ہے۔ مگر یہ مولانا صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔ وہ حضور کو خائن بتاتے ہوئے خود خیانت کر رہے ہیں اور اپنے ہم خیالوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ کیا ان کو

اس بات کا خیال نہ تھا کہ آخر ایک دن ان کے ڈھول کا پول کھلے گا۔ اور یہ خیانت ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ثابت ہو گی۔

اب آئیے! ہم قارئین کرام کو حضرت اقدس کی اصل پوری عبارت دکھاتے ہیں حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"اور کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کیلئے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہوں گے۔ اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہوں گے۔ جن سے مکالمات ومخاطبات الٰہیہ ہوتے ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباسؓ کی قرأت میں آیا ہے۔" وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنّٰی القی الشیطٰن فی امنیتہٖ فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللّٰہ اٰیاتہٖ۔" پس اس آیت کی رو سے بھی جسکو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں دخل شیطان کا قائم نہیں رہ سکتا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۴۹)

اب مولانا صاحب فرمائیں کہ توبہ کی ضرورت کسکو ھے۔ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی خیانت ھوسکتی ہے کیا ھم امید رکھیں کہ مولانا صاحب اپنے اس دھوکا کا اخبار دعوت میں اعلان کرکے اس سے توبہ کریں گے۔ اور اپنی عبارت اور حضرت اقدس کی عبارت کا "فوٹو" دے کر لوگوں کیلئے عبرت کا سامان مہیا کریں گے؟ دیدہ باید

یاد رہے کہ نہ صرف اس آیت میں بلکہ ان تمام آیات میں جنکی دوسری قرأت میں الفاظ یا اعراب یا دونوں کی کمی بیشی احادیث اور اور تفاسیر میں آئی ہے۔ ان میں متعلقہ محدثین ومفسرین ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام اور آنحضرت صلعم اور خود خدا تعالےٰ بھی مولانا صاحب کے بہتان کے مورد قرار پاتے ہیں کیونکہ یہ کمی بیشی یا تبدیلی انہیں کی طرف سے یکے بعد دیگرے پہنچی ہے ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

مولانا صاحب نے بڑے طمطراق سے لکھا تھا کہ ان کے ہاتھ میں حضرت مرزا صاحب کے خلاف ایسا حربہ آگیا ہے جس سے آج تک امت مسلمہ اور اس کے علماء بے خبر

کچھ اجراء وحی و نبوت کے بارے میں

از مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری جنرل آٹو موبائلس حیدرآباد

"مسئلہ ختم نبوت" کے عنوان سے مولوی غلام احمد صاحب پرویز کا ایک مضمون رسالہ ھُدیٰ اسلامی ڈائجسٹ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا ہے۔ جو ان کے اپنے زعم میں جماعت احمدیہ کے عقائد دربارہ ختم نبوت کے ردّ میں ہے۔ چونکہ اس مضمون میں بہت سی باتیں فاضل مصنّف نے عام مسلمانوں کے عقائد کے خلاف لکھی ہیں۔ اور اپنے مخصوص عقائد کی آڑ میں دھوکہ دہی کی کوشش فرمائی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس کا ایک سرسری جائزہ لیا جائے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ "یہ مقدس موضوع جو دین کی اصل واساس ہے۔ اوائل عمر ہی سے میرا مرکز فکر ومحور نظر رہا ہے اور میں گذشتہ چالیس سال سے اس امر پر لکھتا اور بولتا چلا آ رہا ہوں"۔ (ھُدیٰ ص۱۰۱)

آگے چل کر وحی نبی اور رسول کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اور جس ہستی کو یہ علم (علم وحی تاقل) عطا ہوتا تھا۔ قرآن نے اسے نبی ورسول کہکر پکارا ہے۔ نبی اور رسول ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ (ہدیٰ ص۱۰۴ وص۱۰۵)

"نبی کو جو علم خدا کی طرف سے ملتا ہے اسے وحی کہکر پکارا گیا ہے۔ یہی وحی اس نبی کی کتاب کہلاتی تھی .... کتاب کے معنی حکم یا قانون کے ہیں۔ لہٰذا کوئی نبی بلا کتاب نہیں آتا تھا"۔ (ہدیٰ ص۱۰۵)

پھر آگے اسلامی شریعت یعنی قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس ضابطے کے متعلق خود خدا تعالےٰ نے یہ فرمادیا کہ "وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۶/۱۱۵ تیرے رب کی باتیں صدق وعدل کے ساتھ تکمیل کو پہنچ گئی ہیں۔ اب انہیں تبدیل کرنے والا کوئی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور اسکی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے"۔ (ھُدیٰ ص۱۰۵)

پھر لکھتے ہیں:۔

"تصریحات بالا سے واضح ہے کہ

(۱) قرآن کریم قیامت تک کیلئے تمام نوع انسان کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

(۲) یہ ہر طرح سے مکمل بھی ہے اور غیر متبدل بھی اور

(۳) اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لے رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے ضابطۂ حیات کی موجودگی میں قیامت تک وحیٔ خداوندی کی ضرورت نہیں پڑ سکتی۔ بالفاظ دیگر اس ضابطۂ حیات کی تکمیل کے ساتھ سلسلہ نبوت کا خاتمہ ہو گیا"۔ (ہدیٰ ص۱۰۶)

فاضل مصنف کے یہاں تک کے بیان سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) موصوف چالیس سال سے ختم نبوت کے موضوع پر لکھتے اور بولتے آ رہے ہیں

(۲) نبی اور رسول کے لئے ضروری ہے کہ اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہو۔ اور یہ بھی کہ وحی صرف اللہ کے نبیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ ایسی وحی کا نام اس نبی کی کتاب اور قانون ہوتا ہے اور اس لحاظ سے ہر نبی صاحب کتاب و قانون ہوتا ہے۔

(۳) چونکہ قرآن مجید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی باتیں تکمیل کو پہنچا دی ہیں۔ اور خود اس کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس لئے اب کوئی مزید وحی دنیا میں بھیجی نہیں جائے گی۔ اور چونکہ وحی نہیں بھیجی جائے گی اس لیئے نبی بھی نہیں آئے گا۔ کیونکہ وحی اور نبی دونوں لازم اور ملزوم ہیں۔

جب ہم ان متذکرہ بالا امور پر غور کرتے ہیں۔ تو حسب ذیل باتیں ذہن میں آتی ہیں

(۱) ہر وحی کا نام کتاب اور قانون رکھنا غلط ہے۔ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ماننا پڑے گا کہ مثلاً قرآن مجید سے باہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وحی نہیں رہی۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ" (انفال آیت ۸)

یعنی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ اب بتائیے کہ وہ وعدۂ الٰہی جو مسلمانوں سے ہوا۔ قرآن پاک میں کہاں درج ہے؟ اگر نہیں اور حقیقۃً نہیں تو ماننا پڑا کہ ایسی وحی بھی ہے جو قرآن میں درج نہیں۔

(ب) "مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ"۔ (الحشر آیت ۶)

یعنی اے مسلمانو! تم نے جو کھجور کے تنے کاٹے یا ان کو اپنی جڑوں پر قائم کھڑا رہنے دیا یہ خدا کے حکم سے تھا۔ یہ قبیلہ بنو نضیر سے لڑائی کے موقعہ کا ذکر ہے۔ جب مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کھجور کے درختوں کو کاٹا تھا۔ اس آیت میں یہ جو "فباذن اللّٰہ" آیا ہے کہ اللہ کے حکم سے وہ قرآن میں کہاں درج ہے۔؟

(ج) "وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ" (تحریم آیت نمبر۴)

یاد کرو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھید اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے راز فاش کر دیا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو) بھید کا فاش ہونا بتادیا۔ اس پر آپؐ نے بات کا کچھ حصہ تو بیوی کو بتا دیا اور کچھ سے پردہ پوشی کی۔ اس بیوی نے پوچھا کہ آپکو کس نے بتایا؟ آپؐ نے فرمایا مجھے علیم وخبیر خدا نے بتایا ہے —— ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی خبر دی تھی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ اظہار الٰہی قرآن مجید میں مذکور ہے؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ ایسی وحی بھی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی مگر قرآن میں بین الدفتین درج نہیں

۲

وحی کو جو مضمون نگار نے انبیاء کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے وہ بھی غلط ہے۔ خود قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کی [illegible] کی طرف وحی کا بھیجا جانا مذکور ہے۔ "وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ [illegible]

تھے مگر اس حربہ نے ان کا اپنا ہی کام تمام کر دیا ہے اور ان کی لاف زنی ایک ڈھونگ ثابت ہوئی ہے

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

مُوْسٰی۔ (القصص آیت نمبر ۸)
اور ہم نے والدہ موسیٰ کی طرف وحی کی تعجب ہے کہ ایک کہنہ مشق عالم جس نے چالیس سال اس موضوع پر صرف کر دیئے اس معمولی بات سے واقف نہیں پھر ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ نے پے در پے انبیاء بنی اسرائیل میں بھیجے۔ جن کی تعداد ہزاروں سے بھی تجاوز ہے۔ ان کو کون کون سا قانون یا کتاب دی گئی تھی؟ بلکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی وحی کا کہاں ذکر ہے۔ اور توریت میں کونسی آیت ہے۔ جو ہارون پر نازل ہوئی تھی۔

۳

قرآنمجید کے آخری اور مکمل شریعت ہونے کا ذکر کر کے یہ جو فرمایا کہ

"ظاہر ہے کہ اس قسم کے ضابطۂ حیات کی موجودگی میں قیامت تک وحی خداوندی کی ضرورت نہیں پڑ سکتی بالفاظ دیگر اس ضابطۂ حیات کی تکمیل کے ساتھ سلسلہ نبوّت کا ختم ہو گیا۔" (ھُدیٰ صفحہ ۱۰۵)

فاضل مصنف کا مفروضہ ہی مفروضہ ہے شریعت کے مکمل ہو جانے کے بعد مزید کسی کتاب یعنی اضافۂ احکام یا نسخ آیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بالکل درست ہے لیکن حیرت تو اس بات پر ہے کہ اضافہ احکام اور نسخ آیات کے تو خود آپ اور آپ کے علماء اور قابل احترام بزرگ قائل ہیں۔ اور الزام مرزا صاحب پر یا ان کی جماعت پر لگایا جاتا ہے۔ خوب صاحب! اسی کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری۔ شریعت کے تکمیل پا جانے کا آپ لازمی نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ وحی و نبوت دونوں بند ہو گئے ہیں حالانکہ وحی تو نبی کے ساتھ مخصوص ہے۔ (جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا) اور نہ ہی کسی نبی کی آمد کا لازمہ شریعت نافذہ میں خلل اندازی ہے۔ محترم! حضرت عیسیٰ کی بحیثیت نبی کی آمد کے خود آپ قائل ہیں جب وہ نبی ہو کر آئیں گے تو ظاہر ہے کہ آپ کے فرمودہ کے مطابق وہ حامل وحی بھی ہوں گے۔ پھر اُن کی وہ وحی کیا شریعت اسلامیہ میں کسی قسم کے اضافے یا ترمیم و تنسیخ کا باعث ہو گی؟ اگر نہیں تو پھر آپ کو وحی اور نبی سے وحشت کیوں ہے آخر آپ عیسیٰ کی وحی کو کس خانے میں فٹ کریں گے؟ وہ کونسی کتاب یا قانون کہلائے گی؟ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو نبی ہو کر نہیں آئیں گے۔ آپ کے اس مفروضہ کی قلعی پہلے ہی قرآن مجید میں کھولی جا چکی ہے۔ جیسے فرمایا۔ "وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ" (مریم آیت نمبر ۳۱/۳۲)
عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور مبارک وجود بنایا ہے۔ جہاں کہیں میں رہوں۔ یعنی اب اگر وہ آسمان میں رہیں تو نبی ہیں۔ زمین پر آئیں گے تو نبی ہوں گے۔ اور پھر قبر میں جائیں گے تب بھی ان کی نبوت چھینی نہیں جائے گی۔ ذرا سوچنے کے انداز غلط نے آپکی چالیس سالہ ریاض اور مشق پر پانی پھیر دیا۔ ختم نبوت کا "مقدس موضوع جو دین کی اصل و اساس ہے" (ھدیٰ صفحہ ۱) اب کہاں اصل و اساس رہ گیا؟ عیسیٰؑ کی آمد کے قائل ہو کر آپ ختم نبوت کو دین کی اصل اور اساس نہیں کہہ سکتے یہ تو شریعت کاملہ میں ایزاد ہے۔ اور پھر آپ ماشاء اللہ قرآن مجید میں بعض آیات کے نسخ کے بھی قائل ہیں (آپ سے مراد آپکے ہم عقیدہ یعنی غیر احمدی) دیکھنا ہو تو قرون وسطیٰ سے لے کر مرزا صاحب کے آنے تک مختلف متکلمین اور مفسّرین کو پڑھ جایئے۔ اکثریت نسخ آیت قرآنیہ کی قائل ہے۔ بلکہ گنتی کر کے تعداد تک مقرر کر دی گئی ہے سات سو آیات سے لے کر گھٹاتے گھٹاتے آخر پانچ آیات پر گاڑی روک دی گئی۔ بہرحال پانچ آیات تو منسوخ ہیں۔ آپ میں ان مسائل کو چھیڑنے کی تو جرأت نہیں اور ایک غیر ضروری اور غیر اہم مسئلہ کو موضوع بحث بناتے ہوئے اپنی چہل سالہ محنت کو رائیگاں کر رہے ہیں۔

۴

سورت یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ
وَعَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ
اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ
قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ
(سورۃ یوسف آیت ۷)

اور تجھ پر اور یعقوب کی تمام (حقیقی) اولاد پر (اسی طرح) اپنے انعام کو پورا کرے گا۔ جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دو بزرگوں ابراہیم اور اسحاق پر پورا کیا تھا۔

لیجئے آپ "تمّت کلمۃ ربک" سے نئے نئے شوشے نکال رہے تھے۔ اس آیت میں بھی اتمام نعمت کا ذکر ہے۔ بلکہ زیادہ وضاحت کے ساتھ ہے کہ جس طرح ابراہیمؑ پر نعمت تمام ہو کر اسحاقؑ کو ملی اور پھر ان پر تمام ہو کر یعقوبؑ کو ملی اسی طرح آل یعقوب کو اور پھر ان سب پر تمام ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی شان کے ساتھ تمام ہو گئی۔ وضاحت اضافی یہ امر ہے کہ یہاں نعمت کے تمام ہونے کا ذکر ہے۔ اور آپ نے جو آیت پیش فرمائی ہے اس میں تو صرف اب کی باتوں کے تمام ہونے کا ذکر ہے۔ اب دیکھئے نعمت کی تشریح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں:۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِیْنَ
(النساء آیت ۷۰)

کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ انعام یافتہ گروہ میں شامل ہوں گے۔ اور منعم علیہ کون لوگ ہیں نبی صدیق شہید اور صالح

یہاں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت ہے۔ اور اوپر بتایا تھا کہ یہی نعمت ہر دور میں تمام ہوتی رہی پھر بھی کہیں جا کر رکی نہیں۔ یہاں یہ اشکال مت پیدا کیجئے کہ اس سے تو ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر آپ پھر ختم کی تمنا کریں گے تو صدیقیت شہادت اور صالحیت سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ ظاہر ہے آپ اس کے ملئے تیار نہیں ہوں گے؟ ہم کو آپ کے گروہ سے کچھ بعید بھی نہیں آپ نبوت کو لعنت کی طرح قرار دیتے ہیں۔ اور بزور اس کو پرے جھٹکنا چاہتے ہیں پھر صدیقیت اور شہادت کس شمار و قطار میں ہیں۔

آپ مرزا صاحب کی طرف منسوب کر کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے حکم جہاد کو منسوخ قرار دے دیا۔ یہ محض آپکی دھوکہ دہی اور تعصب کی دلیل ہے۔ اسکی بارہا وضاحت کی جا چکی ہے کہ جس طرح حج اور زکوٰۃ کی فرضیت کیلئے بعض شرائط ہیں جب تک وہ پوری نہ ہوں حج اور زکوٰۃ فرض نہیں ہوتے اسی طرح جہاد کے لئے بھی بعض شرائط ہیں۔ جب تک وہ پوری نہ ہوں جہاد بھی فرض نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے صرف اتنا فرمایا تھا کہ چونکہ اب میرے زمانے میں وہ حالات نہیں جو جہاد کو لازم چاہتے ہیں۔ اس لئے اس وقت جہاد بالسیف پھر جہاد کے لئے امام کی طرف سے اعلان کا ہونا ضروری ہے آپ کے پاس امام ہی کون تھا کہ آپ جہاد کر سکتے۔ ہمارے پاس تو امام موجود تھا۔ اور اس کا حکم تھا کہ شرائط کے فقدان کی وجہ سے جہاد کی اجازت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس چیز کا علم پا کر "یضع الحرب" فرمایا تھا۔ کہ جہاد بالسیف کی اس وقت ضرورت نہیں رہے گی۔ اور وہ موقوف ہو گا۔ پھر آپ بتائیں کہ اگر آپ کے خیال میں جہاد فرض تھا تو کیوں آپ نے اور آپ کے ہم خیال علماء نے جہاد نہیں کیا۔؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جہاد بالسیف کو جہاد اصغر اور تبلیغ حق کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جہاد اکبر جس طرح حضرت مرزا صاحب نے پورا کیا یہ انہیں کا حق تھا۔ اپنے اور بیگانے دونوں اس کے معترف ہیں۔

(باقی)

ے مضمون نگار کا خدشہ تو اسی روز ثابت ہو گیا تھا۔ جبکہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ہر اس شخص کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی یا مصلح کے آنے کا قائل ہو۔ اس طرح ان بھلے لوگوں نے جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کو "غیر مسلم" نہیں کہا بلکہ گذشتہ بارہ صدیوں میں آنے والے مجددین کو بھی یک جنبش قلم دائرہ اسلام سے خارج کر کے "غیر مسلم" بنا ڈالا۔ آفرین ہے ایسے سعادت مندوں پر۔ جو اپنے فتاویٰ کے زور سے اپنے اسلاف کو بھی اسلام کے دائرہ سے خارج بنانے لگے۔

(بدر)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۵ ظہور (اگست) کو بمقام بھونیشور صغرا بیگم صاحبہ بنت مکرم حسین خاں صاحب کا نکاح مکرم حمید خاں صاحب ولد مکرم حنیف خاں صاحب کے ہمراہ /۲۵۱۰ روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ موقع کی مناسبت سے خطبہ نکاح میں اسلام اور دیگر مذاہب کا موازنہ کیا گیا۔

۲۔ مورخہ ۱۶ ر ہ ر کو بمقام کیرنگ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سید خلیل صاحب کا نکاح مکرم حیدر خاں صاحب ولد حنیف خاں صاحب کے ساتھ /۲۵۰ روپیہ حق مہر پر خاکسار نے ہی پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم حسین خاں صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ /۵ روپیہ اور مکرم سید خلیل صاحب نے بھی اعانت بدر میں مبلغ /۵ روپے ادا کئے ہیں احباب جماعت سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الحلیم مبلغ کیرنگ اڑیسہ

منقولات

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر

ہندوستانی دانشوروں کے حقیقت پسندانہ خیالات

(۱)

"بزدلانہ فیصلہ"

مندرجہ ذیل عنوان کے تحت "ہندوستان ٹائمز" نئی دہلی نے اپنی ۱۱ر ستمبر کی اشاعت میں ایڈیٹوریل نوٹ شائع کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق پاکستانی قومی اسمبلی کا فیصلہ مذہبی تنگ نظری کی بنیادی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ اسمبلی کے فیصلہ کے الفاظ میں احمدیہ جماعت کے چالیس لاکھ مضبوط اقلیتی فرقہ کے افراد جو زیادہ تر مغربی پنجاب میں بستے ہیں کو صاف طور پر دوسرے درجہ کا شہری قرار نہیں دیا گیا۔ تاہم یہ فیصلہ ان کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی کرنے میں روک ثابت ہوگا۔ پاکستان کے اسلامی دستور میں وہ صدر یا وزیر اعظم نہیں بن سکیں گے۔

احمدیہ فرقہ کے افراد کی تعداد گو گنتی میں کم ہے مگر اس کے باوجود ابتدائے پاکستان یعنی ۱۹۴۷ء سے سول اور فوجی ملازمتوں میں انہوں نے اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہوئی ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ وہاں کے شہری احمدیہ فرقہ کی امتیازی قابلیت اور برتری کے باعث ان کے خلاف حسد اور جلن کے جذبات رکھتے ہیں۔ دستور میں ترمیم کے متعلق اسمبلی کی متفقہ تائید سے بھی یہ تاثر نمایاں طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ سُنّی اکثریت فرقہ اور احمدیہ جماعت میں فرقہ وارانہ کھچاؤ اور تصادم پہلے بھی کبھی کبھی ہوتا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ۱۹۵۳ء کے فسادات کے تعلق میں "منیر کمیشن رپورٹ" اس بات کی شاہد ہے کہ ایسی مخالفت کا ایک لمبا سلسلہ تقسیم ملک سے قبل سے چلا آرہا ہے۔ مگر ماضی میں پاکستانی لیڈر اس معاملہ کو کافی فراخدلی متانت اور عقلمندی سے نپٹتے رہے ہیں۔ گو پہلے بھی احمدیہ جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا مطالبہ اسی شور کے ساتھ اٹھایا جاتا رہا ہے جس طرح کہ حالیہ فسادات کے بعد گذشتہ جون میں کیا گیا۔

اس مطالبہ پر ٹھنڈے دل اور مضبوطی سے کارروائی کرنے کی بجائے نیشنل اسمبلی نے اپنے نئے دستور کے مطابق اس مذہبی عقیدہ کے معاملہ کو ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ کہ وہ فیصلہ کرے کہ اس فرقہ کے لوگ مسلمان ہیں کہ نہیں۔ انہوں نے اب یہ فیصلہ دیا ہے کہ چونکہ احمدیہ جماعت کے لوگ پیغمبر اسلام حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مشروط طور پر آخری نبی نہیں مانتے۔ اس لئے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے یہ بات تعجب کا باعث ہے کہ مسٹر بھٹو جو مذہبی عقیدہ کے لحاظ سے پاکستان کے بانی مسٹر جناح کے زیادہ قریب ہیں۔ اور وسیع النظری میں اپنے بعض پیشرو حکمرانوں سے بڑھ کر ہیں نے ایسے فیصلہ کو اپنانا چاہا جس کی سابقہ حکمرانوں نے جرأت نہ کی اور جو فیصلہ اپنے مقصد اور اثرات کے لحاظ سے روشن خیالی کے منافی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسٹر بھٹو نے اس فیصلہ سے پنجاب کے علاقہ میں اپنی سیاسی پوزیشن کو بحال رکھنے کی بازی لگائی ہے۔ جہاں اُن کی سیاسی جماعت کو حمایت و طاقت حاصل ہے۔ مگر موازنہ کرنے والی بات یہ ہے کہ ملک میں کٹر قسم کے مذہبی عناصر کو خوش اور مطمئن کرنے اور وقتی طور پر پنجاب میں ایسی تائید حاصل کرنے کا فائدہ ان کو کس قدر مہنگا پڑے گا۔ اور آخر کار ان کو یہ قیمت ادا کرنی پڑے گی کہ پاکستان کے ایک بااصول قومی لیڈر کی حیثیت سے ان کا تصور بری طرح سے مجروح ہو کر ختم ہو جائے گا۔

(ہندوستان ٹائمز)

(۲)

"احمدیہ مسئلہ"

چنڈی گڑھ سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار ٹریبون نے ۱۰ر ستمبر کی اشاعت میں پاکستانی اسمبلی کی طرف سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے پر تنقیدی ایڈیٹوریل نوٹ لکھا۔ اس میں پاکستان کے اندر احمدیوں پر کئے گئے ظلم و ستم کی مذمت بھی کی گئی۔ اس تعلق میں اخبار مذکور کی ۱۷ر ستمبر کی اشاعت میں سنگرور کے ایک غیر مسلم معزز مراسلہ نگار شری پریتم سینی صاحب کا خط شائع ہوا۔ جس کا اردو ترجمہ قارئین بدر کے لئے ذیل میں درج ہے۔

شری سینی احمدیہ مسئلہ کے زیر عنوان ایڈیٹر "ٹریبون" کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"آپ کے ایڈیٹوریل نوٹ مورخہ ۱۰ر ستمبر نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والی زیادتی کو نمایاں رنگ میں پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ بلاشبہ احمدیہ جماعت کے لوگ بھی سچے مسلمان ہیں اسی طرح جیسا کہ ان کے مخالف اور ان پر الزام لگانے والے لوگ مسلمان ہیں۔ جماعت احمدیہ نے اسلام کا پیغام دنیا کے ہر نشیب و فراز میں پہنچایا۔ اور آبادیوں اور صحراؤں میں اسلام کی منادی کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور اسلامی تعلیم کو از سر نو زندہ کرنے اور رائج کرنے میں کافی سے زیادہ خدمات کی ہیں۔ اور عملی طور پر بھی وہ تمام ارکان اسلام کلمہ توحید، قبلہ، نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ کے پابند ہیں۔

دوسرے مسلمانوں سے ساتھ ان کا اختلاف صرف قرآن کریم کے محاورہ خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرنے میں ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کے نزدیک، اس کا مطلب ہے کہ آخری پیغمبر یعنی بانی اسلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن جماعت احمدیہ خاتم النبیین کا مطلب نبیوں کی مہر کرتی ہے۔ اور مانتی ہے کہ حضرت بانی اسلام اس عظیم تصدیقی مہر کے محافظ و علمبردار ہیں۔ جو وضاحت جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اس کی تائید میں گذشتہ زمانہ کے کئی ایک بڑے بڑے علماء اسلام کی رائے موجود ہے۔

اس مسئلہ نے مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی کے دور میں کوئی اہمیت حاصل نہ کی اب مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی کے عوامی دور حکومت میں اس پر طوفان برپا کیا گیا۔

یہ بات صاف طور پر نظر آرہی ہے کہ بعض اقتصادی مسائل اور خطرات کے پیش نظر اس مسئلہ کے ذریعہ سے ہنگامہ برپا کر کے معاملہ کو مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے اب جماعت احمدیہ کے لوگ ملٹری اور سول ملازمتوں کے کلیدی عہدوں سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ کیونکہ وہ پاکستان میں غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اگرچہ باقی تمام دنیا میں وہ بدستور مسلمان ہیں۔"

(ٹریبون چنڈی گڑھ ۷۴-۹-۱۳)

(۳)

احمدی مسلمانوں کا مسئلہ

اس عنوان سے جودھپور کے ایک مسلمان بھائی کا مراسلہ اخبار "پرتاپ" نئی دہلی مجریہ ۲۰ر ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں غیر مسلم پریس تو خصوصیت سے پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم اور بے انصافیوں کے خلاف آواز بلند کر رہا ہے۔ اطمینان کی بات ہے کہ ہندوستانی برادران اسلام میں بھی حقیقت شناس افراد بھی حق کی آواز بلند کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں جناب محمد اختر صدیقی صاحب میونسپل کونسلر جودھپور تحریر فرماتے ہیں:-

"احمدی مسلمانوں کے مسئلہ پر کافی عرصہ سے دنیا کے اخبارات میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کو اسلامی طور پر اس بات کا حق نہیں کہ وہ برادران ملت کے کسی فرقہ کو اسلام سے خارج دے۔

حق تو یہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی مکار سیاستدانوں کا اکھاڑہ ہے۔ اس کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ یہ فیصلہ دے کہ کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم یہ فیصلہ کہ کون مسلمان ہے صرف ایک ذات کرے گی۔ اور وہ ذات صرف خدا کی ذات ہے۔ جس نے کائنات کی ہر چیز پیدا کی۔

کیا پاکستان کی قومی اسمبلی میں علماء دین شریک ہیں۔ اگر ہیں تو کیا علماء حق کی اسمبلی میں اکثریت ہے۔ اگر نہیں تو احمدی مسلمانوں کے مسلم اور غیر مسلم ہونے کی تمام بحثیں اور پرستاؤ کسی بھی مسلمان کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

پاکستان کے فرقہ پرست لیڈروں نے احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے کر اسلام کے ساتھ کھلی غداری کا ثبوت دیا ہے۔ ان کے اس فعل سے عظیم اسلام میں ضعف پیدا ہوا ہے۔ اور خود پاکستان بھی کمزور ہوا ہے۔ یقیناً ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کو ایک دن مٹا کر دم لیں گے۔ مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش بنانے والے مجیب نہیں بھٹو ہیں۔ اگر بھٹو پاکستان میں برسر اقتدار رہے تو زبردست مسلم کشی ہوگی۔ اور بھٹو کے سیاسی ہتھکنڈوں سے دنیائے اسلام میں۔ زبردست ضعف پیدا ہوگا پہلا ضعف پاکستان کے ٹکڑوں کی صورت میں۔ اور دوسرا ضعف احمدی مسلمانوں کے لئے قومی اسمبلی کے فیصلہ سے ہو چکا۔

(پرتاپ نئی دہلی ۹/۲۰ صـ۲)

(۳)

ایک طائرانہ نظر

از قلم۔ پدم شری جناب برہم ناتھ دت ادیب اعظم امرتسر

پاکستان کی قومی اسمبلی کا غیر اسلامی اور ننگ انسانیت فیصلہ

ملک کو بد امنی اور انتشار کی راہ پر ڈالنے کا موجب بنے گا!

وزیر اعظم بھٹو سے چند سوالات۔ کیا وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہیں؟

پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ نے اپنے آئین میں ترمیم کر کے ۷ ستمبر کو یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت محمدؐ صاحب کو غیر مشروط طور پر آخری نبی تسلیم نہ کرنے والا مسلمان نہیں۔ اس لئے احمدی بھی مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہیں۔ ذیل میں اس فیصلہ پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جاتی ہے۔

(۱) گذشتہ اپریل میں رابطہ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس میں مسلم ممالک کے نمائندوں نے یہ قرارداد منظور کی تھی کہ تمام اسلامی ممالک احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ اور ان کا اقتصادی اور سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور ان کو سرکاری عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق سعودی عرب کے شاہ فیصل نے پاکستان سرکار کو اس امر پر زور دیا ہے کہ اس قرارداد پر جلد عمل کیا جائے۔

اس پس منظر میں پہلے تمبر پر نشتر میڈیکل کالج کے غنڈہ طلبار کو آگے کر کے ریلوے سٹیشن ربوہ کا واقعہ بنایا گیا۔ یہ واقعہ جب اپنی اصلی شکل میں سامنے آتا ہے تو مولویوں کی سوچی سمجھی اسکیم ظاہر ہو جاتی ہے۔ مولویوں کی طرف سے ظاہر یہ کیا گیا کہ واقعہ ربوہ کی وجہ سے دیگر مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو کر ختم نبوت کا مسئلہ کھڑا ہوا۔ لیکن یہ امر ناقابل فہم ہے۔ ایک عام واقعہ ہے، جیسے بیسیوں واقعات روزانہ ہر ملک میں ہوتے ہیں اس مسئلہ کا کیا تعلق تھا۔ اور پھر جبکہ اس وقوعہ کے بارے میں ٹربیونل کی رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش ہو چکی تھی تو اس رپورٹ کا کیوں ذکر نہیں کیا گیا؟

اکثریت کے بل پر ناجائز طور پر احمدیوں پر یہ مظالم تھوپے گئے کہ گویا ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق ہزاروں غنڈوں نے ملتان سے آنے والے طلبار پر حملہ بولا اور ان کے ناک کان کاٹے۔ یہ بھی کہا کہ اس وقوعہ میں حضرت خلیفہ صاحب کا دخل تھا۔ اس لئے ان کو بھی گرفتار کر لیا جائے۔ یہ غلط بات بھی مشہور کی گئی کہ ربوہ میں حکام کو داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ یہ جھوٹ بھی بولا گیا کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی سے ملتان سے آنے والے طلبار پر پتھراؤ کیا گیا۔ سٹیشن ربوہ سے اطلاع بھجوا کر ڈگری کالج کے طلبار کو بلوایا گیا۔ اور وہ حملہ آور ہوئے۔ ربوہ کے مقبرہ خاص میں سونا چھپایا ہوا ہے وغیرہ۔

بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ٹربیونل کی رپورٹ کے مطابق یہ تمام اتہامات ہی غلط ثابت ہو رہے ہوں گے۔ اور حقیقت سے کوسوں دور، تبھی قومی اسمبلی کے یکطرفہ فیصلہ میں اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

2۔ پاکستان ریڈیو کے نشریہ کے مطابق مسٹر بھٹو نے قومی اسمبلی میں بتایا کہ اسلامی ہدایت کے مطابق کسی بھی غیر مسلم کی جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ گذشتہ عرصہ میں اتلاف جان و مال ہوا۔ حالانکہ اس سے پہلے مسٹر بھٹو اور اس کے ساتھی وزراء اور ریڈیو نشرات سب ہی احمدیوں کے جانی و مالی نقصان کی تردید کرتے رہے تھے۔ اور اسی بارے میں حضرت خلیفہ صاحب اور جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پاکستان میں احمدیوں پر ہوتے مظالم کے بارے بیانات دیئے تو عوام نے مطالبہ کیا تھا کہ یہ ملک سے بے وفائی کے مترادف ہے۔ حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے۔

کیا اس اسلامی تعلیم کا انکشاف بھٹو سرکار پر اس وقت ہوا ہے؟

جماعت احمدیہ کے بارے میں جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ دنیا کی تاریخ میں عدیم المثال ہے مسٹر بھٹو نے اس اعلان کے وقت احمدی شہداء کے قاتلین کو کیفر کردار تک پہنچانے احمدیوں کی جائیدادوں کے نقصانات کی تلافی کرنے اور ان مظالم پر اظہار تاسف کے بارے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ نہ ہی کسی اور فرد نے۔ البتہ مسٹر بھٹو نے یہ اعلان ضرور کیا کہ ان ہنگاموں میں گرفتار شدہ افراد کو ضرور رہا کر دیا جائے گا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے متعلق عوامی امنگوں کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عوامی امنگیں احمدیوں کے قاتلوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ہمیشہ حائل ہوں گی۔ اور حکومت پاکستان اکثریت کی امنگوں کی مخالفت نہ کیا کرے گی۔

3۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ "لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ" (کہ مذہب کے بارے ہرگز جبر نہیں ہونا چاہیئے۔) اس کے خلاف کیوں فیصلہ کیا گیا۔ اس کی وجہ نہیں بتائی گئی تین ماہ تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ احمدیوں کی کروڑوں کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں۔ اور بھٹو صاحب خاموش رہے۔ تاہم مسٹر بھٹو کا یہ کہنا قابل داد ہے کہ اس مسئلے کا فیصلہ ٹھنڈے دل اور ٹھنڈے دماغ سے کیا گیا۔ کیا خوب!

4۔ اسلامی روایات کے مطابق اس قسم کے فتویٰ (مذہبی فیصلہ) دینے والا صرف وہی شخص ہوتا ہے۔ جو قرآنی علم، احادیث، تاریخ اسلام اور فقہ (اسلامی قانون) سے پورا واقف ہونے کے علاوہ اسلام کے حکموں پر پوری طرح کاربند اور نہایت نیک و پارسا ہو۔ لیکن پاکستان کی اسلامی جمہوریہ کے وزیر اعظم جو شمپین کا شوق فرماتے ہیں اور رنگین شیوہ ہیں، انہیں کیا معلوم کہ دینی مسائل کیا ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم تجزیہ کرنے بیٹھیں تو قومی اسمبلی کے اکثر ارکان دینی علم سے بے بہرہ ہوں گے۔ پاکستان کی اسلامی جمہوریہ خود سود جیسی ناجائز شے لیتی اور دیتی ہے شراب نوشی کے لائسنس جاری کرتی ہے۔ سینماؤں میں فحاشی کے مناظر پیش کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتی۔ شراب کی دکانوں کا ٹیکس وصول کرتی ہے بزرگوں کی قبروں پر سجدہ کرنے والوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی جبکہ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا منع ہے اور یہ ایک قسم کا شرک ہے۔ سو اگر یہ لوگ فتویٰ جاری کرنے کے اہل نہ تھے۔ تو انہوں نے ایسا کرنے کی جرأت کیوں کی؟

5۔ تمام ممالک کے کروڑوں مسلمان تو تبلیغ اسلام سے محروم ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے۔ جس کا اوڑھنا اور بچھونا صرف تبلیغ اسلام ہے۔ اس کے مبلغ چار درجن ممالک میں اسلام کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔ سینکڑوں مساجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اور کئی زبانوں میں قرآن کے ترجمے کئے۔ اور ہر سال کروڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ ساڑھے بارہ کروڑ روپے کا قرآن کے تراجم اور پرچار کے لئے اور اسلام کے متعلق ایک سو زبانوں میں کتابیں تیار کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ لیکن یہ عجیب ظالمانہ فیصلہ ہے کہ پاکستان میں آباد دیگر غیر مسلموں کو تو اپنے مذہب اور نظریات کے پرچار کرنے کا حق حاصل ہو۔ لیکن حق نہیں تو نئے فیصلہ کے مطابق احمدیوں کو نہیں جبکہ منشور حقوق انسانی اور آئین پاکستان میں ہر فرد کو اپنے پسند کا عقیدہ رکھنے اور اس کا پرچار کرنے کا حق حاصل ہے۔

6۔ ۷ ستمبر کے نشریہ میں یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ خصوصی کمیٹی کی جملہ کارروائی ایک عرصہ تک صیغہ راز میں رہے گی۔ حالانکہ ایسے فیصلوں کے بارے

ہیں ملکی عدالتوں اور بین الاقوامی عدالتوں کی طرف رجوع کرانے کا حق قانونًا موجود ہے۔ لیکن قومی اسمبلی کے فیصلہ کے مطابق یہ راستہ اختیار کرنا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ کارروائی خفیہ راز رہنے کے سبب مصدقہ نقول نہ مل سکیں گی۔ جن کے بغیر عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائے نہیں جا سکتے۔

7- مسٹر بھٹو نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ بیرونی ممالک سے بھی جماعت احمدیہ کے بارے میں بکثرت خطوط آئے ہیں۔ اور ان ممالک کے لوگوں کے اطمینان کی خاطر ہی یہ ساری کارروائی جلد از جلد منظر عام پر لانی چاہیئے۔ اگر عقائد احمدیت خلاف اسلام ہیں تو پھر ان عقائد کو پوری تفصیل کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرنا چاہیئے۔

8- اس فیصلہ کے مخفی رکھنے سے کیا یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد میں وزن ہے۔ جن کی تاب نہ لا کر قانونًا ان کا منہ بند کرنے اور ان کو اقتصادی اور سماجی طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

9- اس فیصلہ سے کیا بدامنی اور انتشار کی راہ نہیں کھول دی گئی؟ اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ کل کو پھر سنی اکثریت کسی اور اقلیتی فرقہ یعنی شیعہ، وہابی، چکڑالوی، دیوبندی وغیرہ کے خلاف ہنگامہ آرائی کر کے اکثریت سے دب جانے والی سرکار سے اپنی بات منوا لے گی؟ اور کیا یہ گندہ چکر چلتا نہ رہے گا۔ مسلمان فرقے تو پہلے ہی ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں اور ان فتووں کو دیکھا جائے تو پاکستان میں ایک بھی مسلمان نہ رہے گا۔

10- اسلام ایمان کی بنیادی باتوں میں سے پہلے نمبر پر خدا پر اور دوسرے نمبر پر حضرت محمد صاحب پر ایمان لانا ہے۔ بعض لوگ خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں اگر کسی عقیدہ پر پابندی لگانی تھی تو سب سے پہلے ان کے اس عقیدہ پر اور اس کے پرچار پر پابندی لگائی جاتی۔ اس بات کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟

11- یہ عجیب بات ہے کہ جن لوگوں نے جماعت احمدیہ کو اس بنا پر غیر مسلم قرار دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا وہ سب کے سب اسی صدی میں حضرت عیسیٰ نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بگڑی ہوئی امت محمدیہ کی اصلاح حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں ہوگی۔ ہم پوچھتے ہیں کیا امت محمدیہ میں خدانخواستہ ایک بھی شخص ایسا پیدا ہونا ممکن نہیں جو امت محمدیہ کی اصلاح اور اسلام کی خدمت کر سکے اگر واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کا عقیدہ رکھنے والا غیر مسلم ہو جاتا ہے تو کیا خود وہ فیصلہ کرنے والے اس فیصلہ کی زد میں نہیں آتے۔

12- کہا جاتا ہے کہ پاکستان اسلامی مملکت ہے اور جو آئین بنایا گیا ہے وہ اسلامی ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں:-

(۱) کیا اسلامی شریعت کے مطابق چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں؟

(2) کیا ناک کی بجائے ناک کاٹنے کا فیصلہ ہوتا ہے یا صرف قید کی سزا دی جاتی ہے؟

(3) کیا اسلامی مملکت کے وزیر اعظم کے لئے ضروری نہیں کہ وہ سنت رسول پر عمل کرتے داڑھی رکھے۔ اور غیر مسلموں کی شکل نہ بنائے؟

(۴) کیا اسلامی مملکت کے وزیر اعظم کی یہی شان ہونی چاہیئے کہ وہ شمپین کا شوق فرمائے؟

(۵) کیا اسلامی مملکت کے وزیر اعظم صاحب نے کبھی بھول کر بھی نماز پڑھی ہے۔؟

(ہند سماچار ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء)

از: م۔ ا۔ ب صاحب

شذرات

①

شیعہ فرقہ کے علماء نے پاکستان میں بھی اور یہاں "سرفراز" لکھنؤ جیسے مقتدر اخبار کے مدیر محترم نے متعصب سنی علماء کے خلاف جو فتاویٰ یا اظہار خیال فرمایا ہے۔ انہیں ہر خاص و عام جانتا ہے۔ دنیاوی حکومتوں کی اسمبلیاں، کمیٹیاں یا پارلیمنٹیں صرف دنیاوی مسئلہ کی تشکیل کے لئے ہوتی ہیں۔ مذہبی مسائل کا فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا ان کا کام نہیں ہوتا۔ مثلاً یہ کہ کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم۔ یہ بات ان کے دائرہ کار میں ہرگز نہیں آتی۔ مثلاً ایران کی مملکت میں شیعہ حضرات کی اکثریت ہے اگر شاہ ایران کل کو چالیس ممبران پارلیمنٹ کی کمیٹی مقرر کر دیں۔ جو کہ اس مسئلہ پر بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ دے کہ سنی احباب غیر مسلم ہیں۔ تو کیا ان کا یہ فیصلہ حق بجانب ہوگا۔ اور ان کے اس فیصلہ کے بعد سنی احباب اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھنے لگ جائیں گے۔

②

ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ کہ جو شخص یا جماعت علماء کے خیالات کے مطابق خاتم النبیین والی آیت کی تشریح نہ کرے وہ غیر مسلم اور کافر ہے۔ ہاں یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سبھی مانتے ہیں کہ جس نے نماز عمدًا ترک کی وہ کافر ہو گیا اگر دنیا میں کل مسلمانوں کی آبادی 60 کروڑ فرض کی جائے۔ تو بہت ہی خوش فہمی والا اندازہ یہ ہے کہ صرف ایک کروڑ ہی نماز کا پابند ہے۔ اور حدیث مذکورہ بالا کی رو سے باقی سب کافر ہیں۔ ہر شہر اور ہر محلہ کے مسلمان حضرات اس حدیث کی روشنی میں اپنے گریبان میں منہ ڈالیں تو مارے شرم کے پانی پانی ہو جائیں گے۔

③

مخالفین حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف جو الزامات کا طومار رکھتے ہیں۔ اس میں سے سب سے لچر اور بیہودہ الزام یہ ہے کہ "آپ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں" عیسائیوں اور مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسد عنصری چوتھے آسمان پر ہیں اگر مخالفین کا الزام درست ہوتا۔ تب تو مرزا صاحب انگریزوں کو خوش کرنے کیلئے یا ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے حضرت عیسیٰ کو ساتویں آسمان پر ثابت کرتے۔ لیکن اس کے برعکس آپ نے زبردست دلائل کے ذریعہ حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کر کے عیسائیت کے پرخچے اڑا دیئے!! حتیٰ کہ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب نے ملکہ وکٹوریہ کو جس طرح اسلام کی دعوت دی اس کی نظیر نہیں ملتی درانحالیکہ بقول المنیر لائلپور اس زمانہ میں حضرات علماء میں "پہاڑوں جیسی شخصیتیں" موجود تھیں۔ اگر ان میں سے کسی نے ملکہ کو اس طرح کا ایک پوسٹ کارڈ لکھا ہو تو پیش کریں۔

④

الام۔ مصائب اور ابتلاء کے دور میں سے گزرنا تو ہر الٰہی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے۔ اور انہی مصائب کی بھٹیوں میں سے گزر کر ہی جماعتیں کندن ہو جاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس مضمون کو یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسی طرح مامور زمانہ کی جماعت کا امتحان لیتا ہے۔ اور امتحان کے بعد اسے مزید کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ اور جماعت اگلی منزلیں طے کرتی ہے۔ جماعت کو ۱۹۳۴ء اور ۱۹۵۳ء میں ہم ایسے امتحانات سے گزرنا پڑا۔ اور بفضلہ تعالیٰ قربانیوں کا یہ نصاب پورا ہوا۔ اور جماعت نے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ سیالکوٹ میں مخالفین نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور زدوکوب کیا۔ اور ان کے منہ میں گوبر ڈالا۔ تو آپ بے اختیار الحمد للہ! الحمد للہ!! اور "ایں نعمت کہ نعماں بتوان" فرماتے تھے۔ وہ اپنی اس خوش قسمتی اور خوش بختی پر نازاں

⑤

احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے جن سنگھ کا انکار

حیدرآباد ۱۵ ستمبر جن سنگھ کے لیڈر مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے ہندوستان میں رہنے والے تقریبًا 5 لاکھ احمدیوں کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے آج انکار کر دیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں جب ایک صحیفہ نگار نے ان سے پوچھا کہ کیا پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا چاہیئے تو اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا جب احمدیہ خود کو مسلمان قرار دیتے ہیں تو ہم انہیں غیر مسلم قرار دینے والے کون ہوتے ہیں؟ انہوں نے پاکستان کی جانب سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ پر کوئی تبصرہ کرنے سے احتراز بھی کیا (یو۔ این۔ آئی)

(اخبار نوائے دکن ۱۶ ۹/۷۴)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

نائیجیریا کے احمدی بھائی مکرم خلیل محمود صاحب کی مسجد اقصیٰ میں ایمان افروز تقریر

قادیان ۱۶ ؍تبوک (ستمبر) مکرم خلیل محمود صاحب نائیجیرین احمدی بھائی جو اہل دعیال مورخہ ۱۴ ؍تبوک کو زیارت مقامات مقدسہ رمضان شریف گزارنے کے لئے قادیان تشریف لائے آپ نے امریکہ میں احمدیت قبول کی تھی اور اب ابادان یونیورسٹی نائیجیریا میں لائبریرین ہیں آپ کے اعزاز میں مورخہ ۱۶ ستمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان ایک جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت کلام پاک اور عزیزم وحید الدین صاحب ابن مستری محمد دین صاحب درویش کی نظم کے بعد مکرم خلیل محمود صاحب نے بزبان انگریزی بعنوان احمدیت اِن نائیجیریا اینڈ یونائیٹڈ سٹیٹس ایک مقالہ پڑھ کر سنایا آپ نے نائیجیرین احباب کی طرف سے تحفہ سلام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میری پیدائش یونائیٹڈ سٹیٹس میں ہوئی۔ اور میری تعلیم و تربیت چرچ کے زیر سایہ ہوئی۔ اور اب بارہ سال سے نائیجیریا میں بطور لائبریرین کام کر رہا ہوں ۱۹۲۱ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ پہنچے اور ۱۹۲۳ء تک مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نائیجیریا میں رہے۔ ان کے بعد مولوی محمد دین صاحب دو سال کے لئے تشریف لے گئے امریکہ میں احمدیت کی ترویج و ترقی اور اشاعت میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر، چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب نے نمایاں حصہ لیا اور نائیجیریا میں مولوی نسیم صاحب سیفی صاحب کے ذریعہ احمدیت کی ترقی ہوئی اور انہیں کے ذریعہ اخبار ٹروتھ جاری ہوا۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے اپنی قبول احمدیت کے حالات سنائے اور بتایا کہ امریکہ میں ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے پر آکر آخر ذلیل و خوار ہوا اور ذلت کی موت مرا اس کے شہر میں ہمارے علماء نے تقاریر کیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ افریقن ممالک سے احمدیت کا خاص تعلق ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ افریقہ فرما کر وہاں کے عوام کو بتایا کہ آپ لوگوں کا مستقبل روشن اور شاندار ہے۔ اور نائیجیریا کی ترقی کے متعلق بتایا کہ وہاں ترقی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہر روز ایک نئی مسجد کی داغ بیل ڈالی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے متعلق غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف نائیجیریا میں بھی آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ اور آخر میں آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ احمدیت کا سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ تو میری خواہش ہے کہ یہ ترقی ہمارے ملک سے بھی وابستہ ہو۔

نائیجیریا میں دسویں صدی میں ہی اسلام پہنچ چکا تھا۔ اور جب احمدی وہاں پہنچے تو انہوں نے بڑے حوصلہ سے احمدیت کو خوش آمدید کہا۔ اور وہاں ہمارے سکولوں میں اسلام کی صحیح تعلیم دی جاتی ہے۔ اور کسی کو یہ شرف حاصل نہیں کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیم پیش کر سکے۔ آخر میں آپ نے اپنے دعائیہ فقرہ پر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ کاش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق ہمارے ملک مغرب کو بھی شرف حاصل ہو۔

بعد ازیں ترجمہ کے فرائض مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم اے ناظر تعلیم نے ادا کئے اور صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ امریکہ اور افریقہ سے آنے والے دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرتے ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" امریکہ میں ڈوئی کی بابت بتایا۔ اور بٹالہ کے مولوی محمد حسین صاحب کے لڑکے اے این رابنس کے متعلق بتایا کہ وہ کس طرح عیسائی ہو کر مرا۔ اور پاکستان میں احمدیوں کے متعلق فیصلہ کا تجزیہ کیا۔ اس کے بعد دعا پر یہ مجلس برخواست ہوئی۔ (مرتبہ: خاکسار شیخ مسعود احمد انیس اتفاقاً زندگی قادیان)

درخواست دعا: میری بچی عزیزہ طاہرہ دی جے ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہے۔ بچی کو کچھ دن پہلے گر کر کولہے کے جوڑ میں چوٹ آئی تھی۔ جس کی نوبت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچی کہ ہڈی میں پیپ پڑ گئی۔ جب تکلیف بہت حد تک بڑھ گئی تب بچی نے بتایا کہ گر کر چوٹ آئی تھی اب ٹیکے لگ رہے ہیں اگر پیپ خشک نہ ہوئی تو شاید سرجن سے نکالنی پڑے یا اپریشن کرنا پڑے میں احباب جماعت سے بچی کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (خاکسار [illegible])

تھے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ اور پھر انہیں شناخت کرنے اور ان پر ایمان لانے کی توفیق ملی ؎

> ایں سعادت بزور بازو نیست
> تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

موجودہ ابتلاء میں بھی جام شہادت نوش کرتے وقت احباب جماعت نے مولوی صاحب موصوف کی طرح "الحمد للہ" اور "ایہ نحمنا نکنتون" ہی کہا ہے۔ اخبار بدر میں جب یہ شائع ہوا کہ احباب جماعت نے ہنستے کھیلتے جان دی ہے۔ تو جماعت کا وہ حصہ جو "مَنْ يَّنْتَظِرُ" کا مصداق ہے۔ اس پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ بعد میں آنے والے کیا نمونہ دکھائیں گے۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مسیح کی جماعت نے وہ نمونہ دکھایا۔ جو کہ ہمیشہ سے پاکبازوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

(۵)

پاکستان میں احمدیوں کا خون ناحق اس لئے بہایا گیا۔ اور پاکستانی قومی اسمبلی نے انہیں اس لئے غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کر دیا کہ بقول ان کے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے حالانکہ دیگر مسلمان تو حضرت راجہ رامچندر اور حضرت کرشن کو تو سرے سے نبی اور خدا کا فرستادہ ماننے کو تیار نہیں، تو کیا ہندوستان میں رام رکھا بلسی داس اور دز برجند کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس دلیل کی بنا پر خون مسلم سے ہولی کھیلیں ہندوستانی مسلمانوں کے وہ اخبارات جو پاکستانیوں کے ظلم بے جا کی حمایت میں اپنے صفحات کالے کرتے ہیں انہیں اس نکتہ پر غور کرنا چاہیئے۔!!

(۶)

قیام پاکستان سے قبل مولوی عبدالحامد بدایونی نے جلسہ عام میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ لیکن بانی پاکستان نے اس وقت اس مولوی کا مطالبہ سختی سے مسترد کر دیا تھا۔ گویا انہوں نے اس امر کی ضمانت دی تھی۔ کہ اس مملکت میں فرقوں کی باہمی چپقلش کو سر اٹھانے نہیں دیا جائے گا۔ بعد ازاں بانی پاکستان نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسے خادم ملت کے ذمہ یہ خدمت تفویض کی کہ وہ پاکستانیوں کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش ہوں۔ اس کے برعکس ہندوستان کا مسلم لیگی اخبار بھی بڑی شد و مد سے دیگر علماء کی طرح احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ گویا ایسا کر کے یہ لوگ اپنے مسلم لیڈر کی پالیسی سے انحراف کر کے کس منہ سے اپنے تئیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہی حال پاکستان کے نام نہاد قائد عوام کا ہے جو ہر موقع پر اپنے آپ کو مسٹر جناح کا جانشین قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ ابھی چند روز ہی گزرے ہیں کہ ان کی ۲۶ ویں برسی کے موقع پر انہوں نے اپنے آپ کو "قائد اعظم" کے اصولوں کو فروغ دینے والا قرار دیا مگر دو ایک برس کے صرف چند روز قبل ہی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قائد اعظم کے فیصلہ اور تعامل کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر چکے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است!!

اسلام اور احمدیت کا لٹریچر تامل اور انگریزی زبان میں

قارئین بدر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے آپ کی سہولت کیلئے از سر تو اس ماہ سے تامل اور انگریزی کا اسلامی لٹریچر اور احمدیت سے متعلق کتب مہیا کی ہیں اس لئے جو دوست اپنے لئے یا اپنے غیر احمدی دوستوں رشتہ داروں کے لئے کتب اور لٹریچر منگوانا چاہیں وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرما کر ایسا جلد علمی ضروریات سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں

خاکسار

خادم اسلام

S. ABDUL RAHMAN - AHMADIYYA MUSLIM
MISSIONARY - 38 KUMARN RATNAM ROAD
COLOMBO — 2

کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

صوبائی کانفرنس کشمیر کا التواء

صوبائی کانفرنس کشمیر یاڑی پورہ میں ۱۶، ۱۷ اگست کو منعقد ہونے والی تھی۔ مگر بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کرنا پڑی۔ مگر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی خواہش تھی کہ میں صوبہ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ کروں۔ چنانچہ اس دورہ کا پروگرام مرتب کر کے نظارت کی منظوری سے خاکسار قادیان سے ۲۷-۸ کو روانہ ہو کر اسی روز جموں پہنچا اور دوسرے روز بھدرواہ پہنچ گیا۔

بھدرواہ میں تبلیغی و تربیتی جلسے

مورخہ ۲۸-۸ کو مسجد احمدیہ بھدرواہ میں جماعت کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور احباب جماعت کو جماعت کے موجودہ ابتلائی دور کا ذکر کرتے ہوئے پاکستانی احمدیوں پر غیروں کے مظالم اور احباب جماعت کی استقامت و استقلال کو بیان کیا اور دعاؤں کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی جانی و مالی قربانیوں کے نتیجہ میں جماعت کی ترقی کے سامان کرے اور احباب جماعت اور ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مورخہ ۲۹ اگست کو بازار سری میں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم عبدالرحمن صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں خاکسار نے دو گھنٹے سیرت النبی صلعم فضائل اسلام اور خصوصیات جماعت احمدیہ پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ مسلم اور غیر مسلم معززین نے شرکت اور بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ کامیاب رہا۔ فالحمدللہ

احباب جماعت کی خواہش تھی کہ دوسرے روز بھی پبلک جلسہ منعقد ہو مگر بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ شر پسند عنصر فتنہ کر کے ہمارے جلسہ کے اثرات کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس لئے جماعت کے امن پسندانہ مسلک اور بعض مصالح کے پیش نظر اس جلسہ کو ملتوی کرایا گیا۔ ہمارے اس التواء کا بھی عام پبلک اور ذمہ دار حکام پر نیک اثر ہوا اور کثرت سے لٹریچر اس موقعہ پر تقسیم کیا گیا۔ نماز جمعہ بھدرواہ میں ادا کی گئی۔

روانگی برائے کھنہ بل

پروگرام کے مطابق خاکسار ۳۱ اگست کو کھنہ بل کے لئے روانہ ہوا۔ خاکسار کے ہمراہ عزیزم مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب بھی تھے۔ بس میں ہی جاتے ہوئے بھدرواہ کے معززین سے تبلیغی گفتگو رہی اور ان کو لٹریچر بھی دیا۔ ۸ بجے شب کھنہ بل پہنچے۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کے ہاں قیام رہا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ کشمیر بھی تشریف لے آئے۔ دوران قیام کھنہ بل مولوی محمد شاہ صاحب سیفی اور ان کے برادر اکبر مولوی یوسف شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولوی صاحب بیمار تھے ان کی عیادت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی برائے کنی پورہ (ناصر آباد)

یکم ستمبر کو اراکین وفد کنی پورہ پہنچے۔ بعد نماز مغرب کنی پورہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب، مولوی عنایت اللہ صاحب اور خاکسار نے تربیتی امور کے بارہ میں تقاریر کیں۔ اور احباب جماعت کو اس ابتلائی دور میں خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ صدر جماعت مکرم مبارک احمد صاحب خوجہ کے ہاں وفد کا قیام رہا۔ قیام کنی پورہ کے دوران مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر بھی تشریف لے آئے۔

شورت میں تربیتی اجلاس

حسب پروگرام اراکین وفد ۲ ستمبر کو شورت پہنچے اور مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت شورت کے ہاں قیام رہا۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے حالات جماعت کو تفصیل سے بیان کیا اور احباب جماعت کو صبر و استقامت کی طرف توجہ دلائی اور دعاؤں کی تحریک کی۔

کنی پورہ (حال ناصر آباد) کے خصوصی اجلاس میں شرکت..!

جماعت کنی پورہ نے ۳ ستمبر کو ایک خصوصی اجلاس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا جس میں ریاست جموں و کشمیر کے منسٹر صاحبان تشریف لا رہے تھے تاکہ اس گاؤں کی ترقی کے بارہ میں ان کی خدمت میں کچھ مطالبات پیش کئے جائیں۔ چنانچہ اس اجلاس میں جناب عبدالعزیز صاحب زرگر وزیر ملکات جناب رنجیل سنگھ صاحب منسٹر ریوینو اور علاقہ کے تعلیمی و انتظامی افسران بھی شریک ہوئے۔ صدر جماعت مکرم مبارک احمد صاحب خوجہ نے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور گاؤں کی ترقی کے سلسلہ میں بعض مطالبات بھی پیش کئے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ ایڈریس میں پیش کئے گئے قریباً سب ہی مطالبات کو جائز اور معقول پاتے ہوئے ان دونو وزیر صاحبان نے اُن کی منظوری کا بھی بروقت اعلان کیا۔ مطالبات کی منظوری کے نتیجہ میں جماعت کے ایک مطالبہ کہ کنی پورہ کا نام تبدیل کر کے ناصر آباد رکھا جانا منظور کیا جائے اس کی منظوری کا بھی اعلان کیا۔ مطالبات کی منظوری کے نتیجہ میں احباب جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی دوران تقریر دونوں منسٹر صاحبان نے گاؤں کی صفائی اور حسن انتظام کو سراہا جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی اور مطالبات پیش کردہ کی معقولیت کا اقرار کیا اور ان مطالبات کو منظور کرنے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ہمارا فرض تھا کہ اس گاؤں کی ترقی کے پروگراموں میں ہم حصہ لیں اور گاؤں کو ترقی یافتہ اور خوشحال رکھیں اسی شام ریڈیو کشمیر سے بھی مطالبات کی منظوری کا اعلان کرایا گیا۔

ایک اجلاس میں خاکسار نے بھی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے پر امن اور ترقی پسندانہ کردار کا ذکر کیا۔ نیز مکرم امیر اللہ خانصاحب ایم۔ ایل۔ سی نے بھی اجلاس کو خطاب فرمایا۔

اس تقریب کے انتظام اور کامیابی کا سہرا مکرم مبارک احمد صاحب خوجہ صدر جماعت۔ اور مکرم غلام نبی صاحب سکریٹری مال کے سر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ مکرم سلطان احمد مبلغ ناصر آباد نے بھی عہدیداران جماعت سے تعاون کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

روانگی برائے یاڑی پورہ

پروگرام کے مطابق اراکین وفد ۳ ستمبر کی شام کو ناصر آباد سے روانہ ہو کر یاڑی پورہ پہنچ گئے۔ ۴ ستمبر کی صبح کو چک ایرچہ گئے۔ احباب جماعت سے مل کر قریباً دو گھنٹہ حالات جماعت پر گفتگو رہی بعد ازاں کاٹھ پورہ گئے، وہاں مکرم غلام احمد صاحب رفیق اور ان کا خاندان مقیم ہے۔ ماشاءاللہ افراد خاندان مخلص اور شیدائی احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ دوپہر کا کھانا ان کے ہاں تناول کرنے کے بعد اراکین وفد یاڑی پورہ واپس آ گئے۔

یاڑی پورہ میں جلسہ

۴ ستمبر کی شام کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاڑی پورہ کے صحن میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا اور معززین شہر کو دعوت نامے بھی بھجوائے گئے۔

اس جلسہ میں غیر از جماعت کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں خاکسار نے دو گھنٹہ تقریر کی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا۔ بعد ازاں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ ان مظالم کو کس طرح احمدیوں نے صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ نیز اس تقریر میں عقائد جماعت احمدیہ کو پیش کر کے مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ خدا تعالیٰ اس تقریر کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین۔

ہمارا قیام مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک کے مکان پر رہا۔ انہوں نے اراکین وفد کی خدمت و تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے افراد خاندان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور احباب جماعت کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین۔ خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ آج کل ماشاءاللہ خوب مستعد ہیں۔ یہ جلسہ بھی خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام و اہتمام ہی منعقد ہوا تھا اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اراکین وفد کی بانسو میں آمد

۵ ستمبر کی صبح اراکین وفد یاڑی پورہ سے روانہ ہو کر بانسو میں پہنچے جہاں مکرم ماسٹر عبدالرحیم ساجد قائد خدام الاحمدیہ نے ناشتہ کی دعوت دی تھی ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم براستہ کولگام قبل از دوپہر آسنور پہنچ گئے۔

آسنور میں تربیتی اجلاس

آسنور میں بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں عزیزم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے تربیتی امور کے بارہ میں تقاریر کیں۔

آسنور میں نماز جمعہ

مورخہ ۶ ستمبر کو خاکسار نے مسجد احمدیہ آسنور میں خطبہ جمعہ پڑھا اور احباب جماعت کو موجودہ حالات سے باخبر کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دعاؤں کی تحریک کی اور عزیزم مولوی عنایت اللہ صاحب نے کوریل میں نماز جمعہ پڑھائی

آسنور میں دوسرا تربیتی اجلاس

بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ آسنور میں دوسرا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں قریباً ایک گھنٹہ خاکسار نے تقریر کی۔ نیز اعلان کیا کہ احباب کرام آج رات خصوصی دعائیں کریں اور اجتماعی تہجد کے لئے مسجد میں آئیں، چنانچہ رات کو اجتماعی تہجد پڑھی گئی اور احباب جماعت کی جان و مال و عزت کی حفاظت کے لئے اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مہمات اسلامیہ میں کامیابی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائیں کی گئیں اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب جماعت کے حوصلے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد نماز فجر خاکسار نے درس دیا اور خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔

بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۵ پر

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۵۶ : میں زینت النساء زوجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب قوم پٹھان، پیشہ خانہ داری، عمر ۵۰ سال، پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ، ڈاکخانہ کیرنگ، ضلع پوری (اڑیسہ) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا مہر ۲۵/- روپے تھا جو بذمہ خاوند تھا وہ فوت ہو چکے ہیں اس لئے مہر ختم ہو چکا ہے۔ میرے پاس اس وقت سونے کے زیور گلے کا ہار کان کے پھول ۲/۱ تولہ ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی سونے چاندی کا زیور نہیں ہے۔ اس کی قیمت ۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی یا خاوند مرحوم کی وجہ سے پنشن ملے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ○ الامتہ زینت النساء، گواہ شد علی احمد خاں، گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ۔ مبلغ سلسلہ عالیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۷ : میں صابرہ بیگم زوجہ احمد نور خاں صاحب قوم پٹھان، پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال، پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ، ڈاکخانہ کیرنگ، ضلع پوری (اڑیسہ)، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین ایک بیگھہ واقع کیرنگ ہے جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے جو میرے زرمہر مبلغ ۷۵۰/- روپے کے عوض خاوند نے مجھے دیدی ہوئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ (گلے کا ہار دکان کے پھول) قیمتی ۱۵۰۰/- روپے اور چاندی ۲۰ تولہ قیمتی ۱۲۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ کنٹھ زمین ہے جس کی قیمت ۴۰۰/- روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۳۰۲۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ صابرہ بیگم، گواہ شد احمد نور خاں صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۵۸ : میں جاتن بی بی زوجہ شیخ آدم صاحب، قوم شیخ، پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال، پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ، ڈاکخانہ کیرنگ، ضلع پوری (اڑیسہ)، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر بذمہ خاوند ۷۵۰/- روپے ہے اور اس کے علاوہ ۴/۱ تولہ زیور طلائی کانوں کے پھول بند قیمتی ۲۵۶/- روپے ہیں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ الامتہ نشان انگوٹھا جاتن بی بی۔ گواہ شد شیخ آدم خاوند موصیہ، صدر جماعت احمدیہ، چودوار ۳/۲۰ گواہ شد فضل الرحمٰن خاں سیکرٹری مال چودوار ۳/۲۰۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۹ : میں مہرالنساء زوجہ شیخ محمود احمد صاحب، قوم شیخ، پیشہ خانہ داری، عمر ۳۵ سال، پیدائشی احمدی، ساکن کیندرہ پاڑہ، ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ، ضلع کٹک (اڑیسہ) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ ۵ ایکڑ ہے جو بعوض مہر ۳۰۰۰/- روپے مجھے خاوند کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ اس وقت ۵ ایکڑ زمین کی قیمت ۱۰۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ زیورات طلائی گلے کی زنجیر، بندے وزنی دو تولہ قیمتی ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ یعنی ۱۱۰۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ... رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ الامتہ مہرالنساء ۳/۱۶ گواہ شد شیخ محمود احمد ۳/۱۶ گواہ شد سید غلام ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ ۳/۱۶

وصیت نمبر ۱۴۰۶۰ : میں نجم النساء بنت شیخ محمود احمد صاحب، قوم شیخ، پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال، پیدائشی احمدی، ساکن کیندرہ پاڑہ، ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ، ضلع کٹک (اڑیسہ)، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے، میں اس وقت ۱۰۰/- روپے وظیفہ پاتی ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ الامتہ نجم النساء ۳/۱۶، گواہ شد شیخ محمود احمد ۳/۱۶ گواہ شد سید غلام ابراہیم، نائب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ۔

کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ (بقیہ صفحہ ۱۳)

روانگی برائے رشی نگر

حسب پروگرام آج ۷۔ ستمبر بروز ہفتہ آسنور سے رشی نگر جا رہے ہیں۔ میرے ہمراہ عزیزم مولوی عنایت اللہ صاحب و عزیزم مولوی بشارت احمد صاحب محمود ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی و تربیتی دورے کے نیک اثرات پیدا فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

حضرت سید وزارت حسین صاحب اورین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان دنوں کافی کمزور ہو گئے ہیں۔

مکرم و محترم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی دوران سر کے مرض میں مبتلا ہیں بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مخلص بھائیوں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ

خاکسار کے لڑکے عزیز سید پرویز افضل نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں داخلے کے واسطے امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار

(ڈاکٹر) سید حمید الدین احمد۔ جمشید پور (بہار)

.....

امتحان کتاب دعوۃ الامیر

احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب دعوۃ الامیر کے نصف آخر صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۲۸۲ (چھٹی دلیل سے لے کر خاتمہ تک) کا امتحان ۲۷۔ اکتوبر بروز اتوار ہوگا۔ اس امتحان مبارک میں جماعت کے سبھی افراد حصہ لے سکتے ہیں۔

جملہ عہدیداران، صدر صاحبان و سیکرٹریان مبلغین کرام و معلمین صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت سے تعاون فرماتے ہوئے انہیں امتحان کی تیاری میں پوری پوری مدد دیں اور امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کے اسماء اور مکمل پتہ جات نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

امتحان کا سوالنامہ اردو میں ہوگا مگر ایسے امیدوار جن کو اردو زبان لکھنی نہیں آتی انہیں اپنے جوابات اپنی علاقائی زبان میں لکھنے کی اجازت ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

عبداللطیف صاحب ابن محمد قاسم صاحب الوئی کو کتے نے کاٹ لیا ہے۔ زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

برادرم ظفر اللہ سعیدی صاحب کی بڑی بچی عزیزہ سراج النساء بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں بچی کی شفائے کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار منظور احمد۔ مبلغ سلسلہ

خُلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

اللہ ہی کو اپنا مطاع تسلیم کرنے کے لازمی اور ناگزیر نتیجہ کے طور پر کلمہ طیبہ کا دُوسرا جُز مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارے سامنے آجاتا ہے کیونکہ ہم اللہ کی اطاعت نہیں کر سکتے جب تک ہمیں اُس کے فرمان کا علم نہ ہو۔ اور اس کے فرمان کا ہمیں علم نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم فرمان لانے والے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال اور عظمتِ شان پر ایمان نہ لائیں۔ اور اس بات کو دلی بصیرت کے ساتھ تسلیم نہ کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف قیامت تک قائم رہنے والی کامل و مکمل شریعت لائے ہیں بلکہ اِس فرمانِ الٰہی پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کے باعث بنی نوعِ انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ آپؐ ہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب اور محبوب اور معبود اور مطاع ماننے کے لئے آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب و محبوب اور معبود و مطاع تسلیم کرنے کے عملی تقاضوں پر روشنی ڈالنے کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے علی الخصوص محبّتِ الٰہی کے تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ محبت کا ایک تقاضا یہ ڈر ہے کہ کہیں ہمارا خدا ہم سے ناراض نہ ہوجائے۔ اور دوسرا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اس کیفیت کو رُوحانی اِصطلاح میں خشیتِ الٰہی کہتے ہیں۔ یہ خشیت ایک قسم کا ڈر کا پہلو اپنے اندر رکھنے کے باوجود تمام تر محبت پر مبنی ہوتی ہے۔ اور ماسوی اللہ کے ڈر اور خوف سے ایک حقیقی مومن کو کلی طور پر بے نیاز کر دیتی ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات بے ہمتا اور اس کی غیر محدود صفات، اور محبوب خدا کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلال کا جو عرفان حضرت مہدئ معہود علیہ السّلام کے ذریعہ ہمیں عطا ہوا ہے اس کا ایک لازمی تقاضا جو ہمارے لئے فرضِ عین کا درجہ رکھتا ہے یہ ہے کہ ہم نفسانی جذبات کو فنا کر دیں۔ کسی بات پر اور کسی کے خلاف غصّہ نہ دکھائیں۔ تضرّع اور انکسار اختیار کریں اور ہماری پیشانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور زمین پر جھکی رہیں۔ اور اس کی خشیت کے سوا کسی اور کا خوف کبھی اور کسی حال میں بھی ہمارے اندر پیدا نہ ہو ❊

جنرل آفیسر کمانڈنگ کی قادیان میں تشریف آوری!

بقیہ صفحہ (۱۶)

سے اُن کی ملاقات کرائی گئی۔ اور جنرل صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور سلسلہ کا دوسرا لٹریچر پیش کیا گیا اسی طرح دوسرے فوجی آفسران کی خدمت میں بھی سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ میزبان حضرات چونکہ روزہ سے تھے اس لئے ضیافت کے وقت ان کے ساتھ شریک نہ ہو سکنے پر معذرت کرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ کر چائے کے دوران مزید معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُرانی نظم جو سنہ ۱۹۲۷ء میں حضور نے تحریر فرمائی تھی۔ جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؏ "جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا" خوش الحانی سے ان کو پڑھ کر سنائی گئی۔ جس میں آج کل کے حالات کا ہو بہو نقشہ کھینچ دیا گیا تھا۔ اس نظم کو سُن کر وہ بہت متأثر ہوئے۔

قریبًا پونے دو گھنٹے قیام کے بعد ہمارے یہ معزز مہمان، مہمان خانہ سے جماعت کے احباب کا بار بار شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔

(نامہ نگار خصوصی)

پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے کچھ فکر انگیز نتائج!

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اب فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہ رہا کہ وہ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ ۷۲ فرقے ایک طرف اور ۷۳ واں فرقہ دُوسری طرف۔ ۷۲ فرقے مل کر ۷۳ ویں فرقے کو دائرۂ اسلام سے خارج بنا رہے ہیں۔ درانحالیکہ اس کے اندر وہ امتیازی علامت واضح طور پر پائی جاتی ہے جس کی نشان دہی فرماتے ہوئے خود رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ " مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ " یعنی جس طریق پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں اسی طریق پر ناجی فرقہ عامل ہوگا۔ اب دُنیا خود فیصلہ کرسکتی ہے کہ اس کا مصداق کونسا فرقہ ہے۔ اب تو احمدیہ جماعت کے ناجی فرقہ قرار پانے میں کسی طرح کا کوئی شبہ باقی نہیں رہ گیا۔ بلاشبہ احمدیہ جماعت ہی ناجی فرقہ ہے۔ اور "اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ" کے مطابق صحیح معنوں میں جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ یہی واحد جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آپؐ کے ظلِّ کامل کو اپنا واجب الاطاعت امام مانتی اور اس کے ہاتھ پر جمع ہو کر دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے فریضہ کو ساری دُنیا میں بجالا رہی ہے۔ نیز جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو چاروں طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور دشمنوں کے انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بن کر کامل صبر و ثبات کا نمونہ دکھایا، خدا کے فضل سے آج احمدیہ جماعت کو بھی اسی نوع کی قربانیاں دینے اور اسی طرح کا نمونہ دکھلانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

۸ — آخر میں ایک اور بات پر ہم آج کی گفتگو ختم کرتے ہیں اور وہ یہ کہ پاکستانی اسمبلی کا احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دے دینے کا فیصلہ چونکہ اُس مُلک کے جنونی علماء کی ضد اور تعصّب کی پیداوار ہے اس لئے باہر کی عقلمند اور ذی ہوش دُنیا کے نزدیک اس فیصلہ کی پوزیشن ایک ہنسی کے موضوع سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ معقولی دنیا کے مُسلّمہ اُصولوں کے مطابق احمدیوں کو ان کے ذاتی عقائد و نظریات اور مُسلّمات کی رُو سے ساری دُنیا تو "مسلمان" ہی کہتی رہے گی۔ لیکن پاکستان کی حدود میں وہی لوگ "غیر مسلم" کہلائیں گے۔ ایں چہ بوالعجبی است؟ اور جب تک یہ صورت بنی رہے گی پاکستانی اسمبلی کا یہ جدید قانون عقلمند دُنیا کے لئے ہمیشہ ہی ہنسی اور مذاق کا موضوع بنا رہے گا —!!

پس یہ ہیں چند موٹے موٹے نتائج جو پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد منظرِ عام پر آنے لازمی ہیں۔ اور ان پر ہر اس شخص کو سنجیدگی اور متانت سے غور کرنا چاہیئے جو اسلام کے ساتھ محبّت کا دم بھرتا اور اسلام کو دُنیا کے مستقبل کا مذہب قرار دیتا ہے —!!

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ !!

کریم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں —!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں —!!

فون نمبرز: 23-1652 دکان، 23-5222 دکان، 34-0451 مکان

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

پتہ نوٹ فرمالیں:

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO. 76360.

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار بدر جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے آپ مرکزی حالات، اہم اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں ٭

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۲۰۱	مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۹۰۸	مکرم حاجی پنڈت قاری بشیر الدین احمد صاحب
۳۴۴	،، مستری دین محمد صاحب ننگلی	۱۹۵۵	،، محی الدین صاحب غوری۔
۱۰۱۰	،، ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۲۰۰۳	،، ایم عبد الرحمٰن صاحب احمدی
۱۰۳۱	،، محمد شمس الحق صاحب	۲۰۰۶	،، محمد احسن صاحب
۱۰۳۴	،، ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب	۲۱۰۷	،، محمد اختر صاحب پرویز
۱۰۴۴	،، احمد دین صاحب	۲۱۲۹	،، مجیب الرحمٰن خان صاحب
۱۱۷۸	،، غلام محمد صاحب	۲۱۷۳	،، عبد القادر صاحب کتور
۱۱۹۴	،، محمد اسماعیل صاحب۔	۲۱۷۴	،، سالار سراج صاحب
۱۲۰۴	،، غلام محمد صاحب احمدی	۲۱۷۵	،، سید علی ید اللہ صاحب۔
۱۲۱۴	،، بشیر محمد خان صاحب	۲۱۷۶	گلستان ادب لائبریری
۱۲۴۲	،، عبد النبی صاحب ہندی پنڈت	۲۱۷۷	بزم کہکشاں لائبریری۔
۱۲۴۴	،، خواجہ عبد السلام صاحب ٹاک	۲۱۷۸	مکرم سید نظام الدین صاحب
۱۳۲۱	،، شیخ ابراہیم صاحب	۲۱۸۶	،، سید عبد الرزاق صاحب
۱۳۵۷	،، محمد شمس الدین حیدر صاحب	۲۱۸۸	،، عبد الرشید صاحب بدر
۱۴۳۵	،، شریف احمد صاحب	۲۱۹۱	،، محمد فضل اللہ صاحب
۱۴۶۱	،، پیار علی صاحب	۲۱۹۲	،، نظام الدین صاحب
۱۴۹۱	،، انیس الرحمٰن صاحب	۲۱۹۷	،، ماسٹر مشرق علی صاحب
۱۵۲۶	،، محمد فہیم صاحب	۲۱۹۹	،، صوبیدار مہر چند سوندھی صاحب۔
۱۵۵۴	،، بی۔ ایم۔ عبد الرحیم صاحب	۲۲۰۵	،، ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۶۲	محترمہ مِس حبیب صاحبہ	۲۲۱۱	،، سید نور الحسن صاحب
۱۵۹۸	مکرم سید منظور احمد صاحب	۲۲۱۴	،، سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
۱۶۰۷	،، عبد الکریم صاحب	۲۳۶۶	،، غلام نبی صاحب
۱۶۰۸	،، ایس۔ زیڈ۔ ایم۔ احمد صاحب	۲۴۲۲	سنٹرل لائبریری۔
۱۶۱۲	،، سید بشیر احمد صاحب	۲۴۲۳	مکرم ماسٹر عبد العزیز صاحب
۱۶۱۹	،، شیخ محمود صاحب	۲۴۲۴	مسز نعیم اللہ دین صاحبہ
۱۶۲۸	،، محمد نعمت اللہ صاحب	۲۴۲۵	مکرم ایم۔ اے غنی صاحب کنٹریکٹر
۱۶۵۵	،، محمد عارف الدین صاحب	۲۴۲۶	میسرز رشید احمد اینڈ کو
۱۶۹۶	،، صلاح الدین صاحب فاضل	۲۴۲۷	مکرم ایم عنایت اللہ صاحب نسیم
۱۷۰۵	،، شمس الدین صاحب	۲۴۲۹	،، ایس۔ کے عبد الرزاق صاحب
۱۷۲۱	،، غلام نبی صاحب احمدی	۲۴۳۲	محترمہ مطہرہ خاتون صاحبہ
۱۷۶۰	،، سید بشارت احمد شاہ صاحب	۲۵۲۶	مکرم رمضان خان صاحب، آزاد
۱۷۹۸	،، آفتاب احمد صاحب	۲۵۲۹	،، عبد المجید صاحب
۱۸۲۹	،، محمد شہاب الدین صاحب	۲۵۳۲	،، اے۔ این۔ اے۔ رحمت اللہ صاحب
۱۸۶۹	،، عبد الباری صاحب	۲۵۳۳	،، شیخ عبد الرؤف صاحب
۱۸۸۵	،، سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	۲۵۳۴	،، بشارت احمد صاحب کرنالی
۱۸۸۷	،، محمد نعمت اللہ صاحب غوری۔	—	—

درخواست دعا: خاکسار کی طبیعت چند یوم سے کھانسی اور چھاتی میں درد کی وجہ سے خراب ہے۔ نیز میری اہلیہ محترمہ کے سینہ میں بھی چند یوم سے درد ہے ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار، محمد معین الدین احمدی چندا پور (آندھرا پردیش)

جماعت احمدیہ کے مرکز کی زیارت اور احباب جماعت سے ملاقات کی غرض سے

جنرل آفیسر کمانڈنگ اور دوسرے آفیسر کی قادیان میں تشریف آوری

معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید، لائف آف محمدؐ اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

قادیان ۲۲ ستمبر۔ پہلے سے مقررشدہ پروگرام کے مطابق آج ٹھیک دس بجے صبح ہمارے ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ جناب میجر جنرل منوہر لال صاحب چبر احمدیہ محلہ قادیان تشریف لائے۔ آپکے ہمراہ لیفٹیننٹ کرنل ایس ایس رندھاوا صاحب۔ میجر جے ایس گجرال صاحب اور عزیز صاحب کے اے ڈی سی بھی تھے۔ مسجد مبارک کے نیچے دفتر دعوۃ و تبلیغ کے سامنے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور سب سے پہلے دفاتر اور مسجد اقصیٰ دیکھنے تشریف لے گئے۔ اور نشر و اشاعت کا شوروم دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ اس شوروم کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کے غیر ممالک میں قائم کردہ مشنز، مساجد اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے یورپ اور مغربی افریقہ کے دوروں کے یادگاری فوٹوز بڑے سلیقہ کے ساتھ شیشہ کے فریموں میں لگائے گئے ہیں۔ ایک فریم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دُنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کردہ قرآن مجید رکھے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اسی طرح غیر ممالک میں شائع ہونے والا دوسرا لٹریچر بھی بڑی خوبصورتی کے ساتھ وہاں سجایا گیا ہے۔

وہاں سے فارغ ہوکر ہمارے یہ معزز مہمانان مسجد اقصیٰ دیکھنے تشریف لے گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ابتدائی مسجد اور اس کے بعد اس کی توسیع کی وضاحت فرمائی۔ اور منارۃ المسیح بنانے کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد انہوں نے مسجد مبارک۔ سُرخ چھینٹوں کے نشان والا حجرہ۔ بیت الفکر۔ بیت الدعا۔ بیت الریاضت۔ (مسلسل نو ماہ تک روزے رکھنے والا کمرہ) اور بیت الولادت (کمرۂ پیدائش) بھی دیکھا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب موقعہ و محل کے مطابق وضاحت فرماتے رہے۔ اور معزز مہمانان کے مختلف نوعیت کے سوالات کا جواب دیتے رہے۔

محترم جنرل صاحب نے فرمایا کہ میں نے گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے متعلق اخبارات میں بہت کچھ پڑھا ہے۔ اور چند روز ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق پاکستان نیشنل اسمبلی کے ایک فیصلے کو بھی دیکھا ہے جس سے مجھے جماعت کے مرکز قادیان اور ذمہ دار احباب سے ملاقات کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور میری وہ خواہش آج مجھے قادیان لے آئی ہے۔ اور مجھے آپ دوستوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے ـــــ ان جگہوں کی زیارت کے بعد انہیں مدرسہ احمدیہ دکھاتے ہوئے بہشتی مقبرے جایا گیا۔ وہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار اور جماعت کے دُوسرے بزرگوں کے مزارات دیکھے۔ موقعہ کے لحاظ سے محترم صاحبزادہ صاحب نے بہشتی مقبرہ کے قیام اور متعلقہ امور کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحبؓ قادیانی کے متعلق بتایا کہ وہ ہندوؤں میں سے احمدی ہوئے تھے۔ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری جو سُرخ چھینٹوں والے نشان کے عینی شاہد تھے ان کی قبر دکھائی گئی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے والدین کی قبریں دکھائی گئیں۔ باغ میں حضورؑ کے مکان جہاں حضورؑ نے زلزلہ کے ایام میں قیام فرمایا تھا، اسی طرح شاہ نشین اور جنازہ گاہ کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اس کے بعد ہمارے یہ معزز مہمانان، مہمان خانہ کے ڈرائینگ رُوم میں تشریف لے آئے۔ وہاں حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ اور امیر جماعت قادیان (باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصور نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان